﴿بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم﴾ ﴿.....اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿.....عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک یکم رمارچ ۲۰۰۲ء — ۱۶رذوالحجہ ۱۴۲۲ ہجری قمری — یکم رامان ۱۳۸۱ ہجری شمسی — شمارہ ۹

رؤف و رحیم وجود

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ خدا کی قسم رسول اللہ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا۔ اور کسی کام کے متعلق یہ نہیں کہا کہ یہ کیوں کیا۔ یا کیوں نہیں کیا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

انسان ایک کارِ خیر کے لئے جب نیت کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو اور اپنے نیک جوہر دکھلاؤ تب تمیز ہو گی۔

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے ﴿اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللّٰہِ اَتقٰکُم﴾ (الحجرات:۱۴)۔ اور متقیوں کے صفات میں سے ہے کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں اور ﴿مِمَّا رَزَقنٰھُم یُنفِقُونَ﴾ (البقرہ:۴) یعنی علم، مال اور دوسرے قویٰ ظاہری اور باطنی جو کچھ دیا ہے سب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے وعدے انعام کے کئے ہیں۔

انسان ایک کار خیر کے لئے جب نیت کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا یا نہ تھا، مزاحم ہو اور بددیانتی کرے تو بھی اول الذکر کو چاہئے کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاوے گا۔

دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اُس کی نیت میں فرق آتا دیکھ کر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوتی ہے، بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ عند اللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہئے پھر زمین وغیرہ کیا شئے ہے۔ جس قدر کوئی دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہو گا اتنا ہی اسے ثواب ملے گا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق مروّت اور ہمدردی برتتے ہیں تو اُن میں اور دوسرے لوگوں سے کیا فرق ہوا؟ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ تب تمیز ہو گی۔ دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور بجور نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آجاوے تو اُسے غنیمت خیال کرنا چاہئے"۔ (ملفوظات جلد۷ صفحہ ۱۱۸۔۱۱۹، مطبوعہ لندن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی مومن نے کسی امان طلب کرنے والے کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو مَیں ایسے شخص سے بیزار ہوں

دنیا بھر میں کثرت سے جو لوگ احمدی مسلمان ہو رہے ہیں وہ محض کتابیں پڑھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ الٰہی خوشخبریوں کی وجہ سے اور جماعت کی تائید میں خدا تعالیٰ کے تازہ نشانوں کو دیکھنے کی وجہ سے متأثر ہوتے ہیں

صفت المومن کے تعلق میں آیات قرآنی ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے ایمان افروز تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۵رفروری ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۵رفروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ خطبہ کے آغاز سے قبل حضور نے بتایا کہ آج صبح سیر کے دوران پاؤں پھسلنے کی وجہ سے حضور انور کو کچھ چوٹیں آئیں لیکن اس کے باوجود حضور ایدہ اللہ نمازوں اور جمعہ کے لئے تشریف لائے اور خطبہ کے آغاز میں ہی اس حوالہ سے فرمایا کہ احباب عیادت نہ کریں اس سے تکلیف ہو گی۔ ایک دفعہ اسکواش کھیلتے ہوئے بھی چوٹ لگ گئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں کوشش کرتا ہوں کہ نماز Miss نہ ہو اور جمعہ Miss نہ ہو۔ انشاء اللہ یہ چوٹ ٹھیک ہو جائے گی۔ احباب دعا کریں وبس۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صفت المومن کے تحت جاری مضمون کے سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف امور بیان فرمائے اور تفصیل سے خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی مومن نے کسی امان طلب کرنے والے کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو مَیں ایسے شخص سے بیزار ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ التین کی ابتدائی آیات کے حوالہ سے علامہ قرطبی اور علامہ زمخشری کی تفاسیر بھی بیان فرمائیں اور بتایا کہ اَلبَلَدِ الاَمِینِ میں امین کا معنی امن دینے والا اور امن دیا گیا، دونوں ہو سکتے ہیں۔ یعنی یہ شہر امن دینے والا اور امن دیا گیا بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ القریش کی آیت

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

آداب تلاوت اوراس کی اغراض

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ۔تعلیم القرآن و وقف عارضی۔پاکستان)

قرآن کریم کی یہ بھی ایک امتیازی شان ہے کہ یہ خود آداب تلاوت سکھاتاہے۔چنانچہ فرماتاہے:

(۱)......﴿لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ (سورۃ الواقعۃ) ۔کہ مطہر لوگ ہی اس کو چھوئیں۔ ظاہری اور جسمانی لحاظ سے قاری کو پاک وصاف ہونا چاہئے یعنی محتلم، جنبی، حائضہ وغیرہ نہ ہو۔ وضو کر کے تلاوت کی جائے۔پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرلے۔

(۲)......تلاوت سے پہلے تعوّذ پڑھا جائے۔ جیساکہ فرمایا﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (النحل:۹۹) کہ جب تو قرآن پڑھے تو ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ پڑھ لیا کر۔ یعنی اے اللہ! مَیں ہر اس بدروح سے جو تیری درگاہ سے دور کی گئی ہے (یعنی شیطان سے) تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۳)......قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر خوش الحانی سے پڑھا جائے۔جیساکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتاہے: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾(المزمّل:۵) کہ قرآن کریم ترتیل سے اور خوش الحانی سے پڑھا جائے۔

احادیث میں بھی اس کی تائید میں ہدایات ملتی ہیں۔چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کس شخص کی آواز وقراءت اچھی اور خوبصورت ہے؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تو اس کو سنے تو تُو محسوس کرے کہ اس کے دل میں خشیت اللہ اور خوف ہے۔

(مشکوٰۃ باب فضائل القرآن)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے۔تم بھی اسے غم کی حالت میں پڑھا کرو"۔

(ملفوظات جدید ایڈیشن جلد ۲ صفحہ ۱۵۲)

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن کریم کس طرح پڑھا جائے؟ تو حضور نے فرمایا:

"قرآن شریف تدبّر اور تفکر سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رُبَّ قَارٍ يَلْعَنُهُ الْقُرْاٰنُ یعنی بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتاہے اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتاہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر اور غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے"۔

(ملفوظات جلد ۵ جدید ایڈیشن صفحہ ۱۵۲)

قرآن شریف کی تلاوت کی غرض

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر طوطے کی طرح یونہی بغیر سوچے سمجھے چلے جاتے ہیں۔ جیسے ایک پنڈت اپنی پوتھی کو اندھا دھند پڑھتا جاتاہے۔نہ خود سمجھتاہے نہ سننے والوں کو پتہ لگتا ہے۔اسی طرح پر قرآن شریف کی تلاوت کا طریق صرف یہ رہ گیاہے کہ دو چار سپارے پڑھ لئے اور کچھ معلوم نہیں کہ کیا پڑھا۔زیادہ سے زیادہ سُر لگا کر پڑھ لیا اور "ق" اور "ع" کو پورے طور پر ادا کردیا۔ قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے۔مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے"۔

(ملفوظات جدید ایڈیشن جلد اول صفحہ ۲۸۴۔۲۸۵)

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

قرآن کریم اپنے سچے پیرو کو خدا سے ملاتا ہے

اسی طرح فرمایا:

"قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے پیرو کو اپنی طرف کھینچتاہے اور اس کے دل کو منور کرتاہے۔اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتاہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑا ٹکڑا کرنا چاہتی ہے۔وہ دل کی آنکھ کھولتاہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتاہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ و مخاطبہ سے شرف بخشتاہے اور علوم غیب عطا فرماتاہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتاہے"۔(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۸،۳۰۹)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

مبارک شخص

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں: "ہر ایک شخص کا جو قرآن شریف پڑھتا یا سنتاہے یہ فرض ہے کہ وہ اس رکوع کے آگے نہ چلے جب تک اپنے دل میں یہ فیصلہ نہ کرلے کہ مجھ میں یہ صفات یہ کمالات ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو وہ مبارک ہے۔اگر نہیں تو اسے فکر کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے رورو کر دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ ایمان صحیح عطا فرمائے"۔

(حقائق الفرقان جلد ۱ صفحہ ۱۰۱)

نعت رسول ﷺ

کسی صحنِ سینہ میں جشن سا، اہتمام ہے ترے ذکر کا
کہ خبر ہے شب دلِ مضطرب میں قیام ہے ترے ذکر کا
نہیں فکرِ دنیا و آخرت، مجھے عشق ہے تیری ذات سے
جو سکونِ قلب عطا کرے، وہ تو جام ہے ترے ذکر کا
سرِ حشر ہم سے گنہگاروں سے مغفرت کا سلوک بھی
باخدا وہ تیرا ہی لطف ہے، وہ انعام ہے ترے ذکر کا
تیرے نور کی تھی وہ روشنی جو ہوئی مکین و مکان پر
وہ درود ہے، وہ کلام ہے، وہ سلام ہے ترے ذکر کا
جو بھی تیرے ذکر کے ساتھ مانگے وہ پائے شرفِ قبولیت
بڑا اثر والا، رسوخ والا مقام ہے ترے ذکر کا
وہ متاعِ لوح و قلم بنا جو نصیب جاں میں لکھا گیا
وہ صحیفہ عشق و وفا کا ہے، وہ کلام ہے ترے ذکر کا
اُسے دو جہان کی نعمتیں تیری خاک پا سے عطا ہوئیں
وہ ملوک و شاہ کا ناز ہے جو غلام ہے ترے ذکر کا
تیرا نام نوکِ زباں پہ تھا کہ ملائکہ بھی یہ کہہ اُٹھے
کہ ظفر بھی صاحبِ خوش بیان و کلام ہے ترے ذکر کا

(مبارک احمد ظفر ۔لندن)

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

﴿اَلَّذِيْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ کی تشریح کے دوران فرمایا کہ یہ پیشگوئی کے طور پر میرے حق میں بھی بار بار پوری ہوئی ہے۔ تحدیث نعمت کے طور پر حضور ایدہ اللہ نے اپنے سفر امریکہ اور ہالینڈ کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات سنائے کہ کس طرح آپ نے بعض غیر معمولی حالات میں اس سورت کی تلاوت بطور دعا کی اور حیرت انگیز طور پر اسے پورا ہوتے دیکھا کہ خدا کی ہستی کے سوا ممکن نہیں کہ کوئی اس کو پورا کرسکے۔شکاگو جیسے بڑے شہر میں آپ مع اہل خانہ سفر کررہے تھے اور جس دوست کے ہاں جانا تھا اس کے گھر تک پہنچنے کا رستہ معلوم نہ تھا۔اللہ تعالیٰ کی تقدیر آپ کی رہنمائی کرتی رہی اور بالآخر آپ بالکل محفوظ طور پر غیر معمولی حالات میں منزل مقصود پر پہنچے۔ ایسا ہی ایک واقعہ حضور نے ہالینڈ کے سفر کا بھی سنایا۔حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی پڑھ کر سنائے جو اس مضمون سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور نے جماعت کی ترقی اور پھیلاؤ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کثرت سے جو لوگ احمدی ہورہے ہیں وہ الٰہی خوشخبریوں کی وجہ سے ہورہے ہیں اور محض کتابیں پڑھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ وہ جماعت کی تائید میں خدا تعالیٰ کے تازہ نشان دیکھتے ہیں اس کی وجہ سے وہ متاثر ہوجاتے ہیں۔

سچے علوم کا مخزن قرآن شریف ہے

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"سچے علوم کا مخزن قرآن شریف ہے۔ تو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف کے پڑھنے اور سمجھ کر پڑھنے اور عمل کے واسطے پڑھنے کی بہت بڑی ضرورت ہے اور یہ حاصل ہوتاہے تقویٰ سے، مامور من اللہ کی پاک صحبت میں رہ کر۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی سلامتی، صدق نیت، شفقت علی خلق اللہ، غایت البُعد عَنِ الْاَغْنِيَاءِ، آسمانی جودت طبع، سادگی اور دوربینی کی صفات سے فائدہ پہنچاتے ہیں"۔

(خطبات نور صفحہ ۵۵)

"جو علمی ترقی چاہتاہے اس کو چاہئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کرے اور اگر بعض معارف سمجھ نہ سکے تو دوسروں سے دریافت کرکے فائدہ پہنچائے"۔(الحکم ۱۷/جولائی ۱۹۰۳ء)

ایران کے ساتھ جنگی مہم معرکہ نہاوند کے دوران

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت کی ایک مجلس شوریٰ

آزادیٔ رائے اور اطاعت خلافت کا حسین امتزاج

(سید میر محمود احمد ناصر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایران و عراق میں مسلمانوں کی جنگی مہم میں تین معرکوں کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے۔ یعنی قادسیہ کا معرکہ، جلولاء کا معرکہ اور نہاوند کا معرکہ۔ نہاوند کی فتح اپنے نتائج کے لحاظ سے اس قدر اہم تھی کہ مسلمانوں میں یہ فتح الفتوح کے نام سے موسوم کی گئی اور معروف ہوگئی۔

(فتوح البلدان صفحہ ۳۰۲)

اس معرکہ کی تفاصیل یہ ہیں کہ نہاوند کی یہ جنگ پہلی دو زبردست شکستوں کے بعد ایرانیوں کی طرف سے حملہ کی آخری کوشش تھی۔ شاہ ایران یزدجرد نے جو اب مرو میں مقیم تھا (یا بروایت ابوحنیفہ دینوری قم میں رہائش پذیر تھا۔)(اخبار الطوال صفحہ ۱۴۱) بڑی سرگرمی سے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے لشکر جمع کرنا شروع کیا اور اپنے خطوط سے خراسان سے لے کر سندلو تک ملک میں ایک حرکت پیدا کردی اور ہر طرف سے ایرانی افواج امڈ کر نہاوند میں جمع ہونے لگیں۔

(طبری جز ثالث صفحہ ۲۰۸)

اور اہل قومس، طبرستان، جرجان، درنباوند، رے، اصفہان، ہمدان، ماہین بڑے جوش سے شاہی جھنڈے کے گرد جمع ہوگئے۔

(اخبا رالطوال صفحہ ۱۴۱)

حلوان پر مسلمانوں کی طرف سے مقرر کردہ گورنر قباز نے یہ رپورٹ حضرت سعدؓ کی خدمت میں کوفہ بھیج دی۔ آپ نے یہ اطلاع حضرت عمرؓ کی خدمت میں مدینہ ارسال کردی۔

(طبری جز ثالث صفحہ ۲۰۸)

اور چند روز بعد جب خود حضرت سعدؓ کو حضرت عمرؓ نے اس عہدہ سے سبکدوش کردیا اور حضرت سعدؓ کو مدینہ جانے کا موقعہ ملا تو آپؓ نے زبانی یہ تمام اطلاعات حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کردیں۔(طبری جز ثالث صفحہ ۲۱۰)

حضرت سعدؓ کو معزول کرکے یہ عہدہ دربار خلافت سے حضرت عمار بن یاسرؓ کو دیا گیا تھا۔ حضرت عمارؓ کو اس ایرانی جنگی کارروائی کے سلسلہ میں جو اطلاعات ملتی رہیں وہ آپ مدینہ بھجواتے رہے۔

(اخبار الطوال صفحہ ۱۴۱۔ فتوح البلدان صفحہ ۳۰۰)

حضرت عمرؓ نے مجلس مشاورت منعقد کی اور منبر پر کھڑے ہوکر ایک تقریر کی جس میں فرمایا:

"اے قوم عرب! اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ تمہاری مدد کی اور افتراق کے بعد تمہیں متحد کردیا اور فاقہ کشی کے بعد تمہیں غنی کردیا اور جس میدان میں بھی تمہیں دشمن سے مقابلہ کرنا پڑا اس نے تمہیں فتح دی۔ پس تم نہ کہیں ماندہ ہوئے، نہ مغلوب۔ اور اب شیطان نے کچھ لشکر جمع کئے ہیں تاکہ خدا کے نور کو بجھائے اور یہ عمار بن یاسر کا خط آیا ہے کہ قومس، طبرستان، درنباوند، کرجان، رے، اصبہان، قم، ھمدان، ماہین اور ماہندان کے باشندے اپنے بادشاہ کے گرد جمع ہو رہے ہیں تاکہ تمہارے بھائیوں کے مقابلہ کے لئے جو کوفہ اور بصرہ میں ہیں نکلیں اور ان کو اپنے وطن سے نکال کر خود تم پر حملہ آور ہوں۔ آپ لوگ مجھے اس بارہ میں اپنا مشورہ دیں"۔(اخبار الطوال صفحہ ۱۴۱۔۱۴۲)

"یہ معاملہ اہم ہے۔ مَیں نہیں چاہتا کہ آپ لوگ لمبی باتیں کریں اور آپس میں اختلاف رائے رکھیں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ مختصراً مجھے یہ مشورہ دیں کہ کیا یہ مناسب ہوگا کہ مَیں خود اس وقت ایران کو روانہ ہوں اور بصرہ اور کوفہ میں کسی مقام پر قیام کرکے اپنے لشکر کا مددگار بنوں۔ اور اگر خدا کے فضل سے اس معرکہ میں فتح ہوجائے تو اپنے لشکر دشمن کے علاقہ میں مزید پیش قدمی کے لئے روانہ کروں"۔(طبری جز ثالث صفحہ ۲۱۰)

حضرت عمرؓ کی تقریر کے بعد حضرت طلحہ بن عبیداللہ کھڑے ہوئے اور تشہد کے بعد بولے:

"اے امیر المومنین! امور مملکت نے آپ کو دانشمند بنا دیا ہے اور تجارب نے آپ کو پختہ بنا دیا ہے۔ آپ جو چاہیں کیجئے اور جو آپ کی اپنی رائے ہے اس پر عمل کیجئے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ ہمیں حکم دیجئے ہم آپ کی اطاعت کریں گے، ہمیں بلائیے ہم آپ کی دعوت پر لبیک کہیں گے، ہمیں بھیجئے ہم روانہ ہوجائیں گے۔ آپ ہمیں ساتھ لے جانا چاہیں ہم آپ کے ساتھ ہونگے۔ آپ خود ہی اس امر کا فیصلہ کیجئے کیونکہ آپ باخبر اور تجربہ کار ہیں"۔

طلحہؓ یہ کہہ کر بیٹھ گئے مگر حضرت عمرؓ مشورہ لینا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا:

"لوگو! کچھ کہو کیونکہ آج کا موقعہ ایسا ہے جس کے نتائج دیرپا ہیں۔ اس پر حضرت عثمانؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

"اے امیر المومنین! میری رائے یہ ہے کہ آپ شام اور یمن میں احکامات بھیج دیں کہ وہاں کی اسلامی افواج ایران کی طرف روانہ ہوں۔(طبری جز ثالث صفحہ ۲۱۱)۔ اسی طرح بصرہ کی افواج کو احکام بھیج دیں کہ وہاں سے بھی فوجیں روانہ ہوجائیں اور آپ خود یہاں سے حجاز کی افواج کو لے کر کوفہ کی طرف روانہ ہوں(اخبار الطوال صفحہ ۱۴۲)۔ اس صورت میں وہ جو دشمن کی کثرت تعداد کے خطرہ کا احساس آپ کو ہے وہ دور ہوجائے گا۔

یہ موقعہ واقعی ایسا ہے جس کے نتائج دیرپا ہونگے اس لئے آپ کا اس میں خود اپنی رائے اور اپنے رفقاء کار کے ساتھ موجود ہونا ضروری ہے۔

(طبری جزء ثالث صفحہ ۲۱۱)

حضرت عثمانؓ کی تجویز مجلس کے اکثر لوگوں کو پسند آئی اور مسلمان ہر طرف سے بولے کہ "یہ ٹھیک ہے"۔(اخبار الطوال صفحہ ۱۴۲)

حضرت عمرؓ نے مزید مشورہ طلب کیا۔ حضرت علیؓ نے کھڑے ہوکر ایک لمبی تقریر کی جس میں فرمایا:

"امیر المومنین! اگر آپ نے شام کی افواج کو وہاں سے ہٹ آنے کا حکم دیا تو وہاں رومی حکومت کا قبضہ ہوجائے گا اور اگر یمن سے اسلامی افواج ہٹ آئیں تو وہاں حبشہ کی حکومت قبضہ کرلے گی۔ اگر آپ خود یہاں سے روانہ ہوئے تو ملک کے گوشہ گوشہ سے مسلمان آپ کا نام سن کر آپ کی معیت کے لئے امڈ پڑیں گے اور جس خطرہ کے مقابلہ کے لئے آپ جا رہے ہیں اس سے سخت خطرہ ملک خالی ہوجانے کی وجہ سے خود یہاں پیدا ہوجائے گا۔

آپ بصرہ یہ حکم بھیجئے کہ کُل فوج کے تین حصے کردئے جائیں۔ ایک حصہ تو اسلامی آبادی میں مسلمان خاندانوں کی حفاظت کے لئے چھوڑا جائے۔ ایک حصہ ان مفتوح علاقوں میں مقرر کردیا جائے جن سے صلح ہوچکی ہے تاکہ جنگ کے وقت وہاں کے باشندے عہد شکنی کرکے بغاوت نہ کر بیٹھیں اور ایک حصہ اس معرکہ کے لئے کوفہ والوں کی امداد کے لئے روانہ کردیا جائے"۔

(طبری جزء ثالث صفحہ ۲۱۲)

"اسی طرح کوفہ والوں کو لکھ دیں کہ ایک حصہ فوج کا وہیں مقیم رہے اور دو حصے دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوں۔

اسی طرح شام کی افواج کو حکم بھیج دیں کہ دو حصے فوج شام میں مقیم رہے اور ایک حصہ ایران روانہ کردی جائے۔

اور اسی قسم کے احکام عمان اور ملک کے دوسرے علاقوں اور شہروں کے نام صادر کردئے جائیں"۔(اخبار الطوال صفحہ ۱۴۲)

"آپ کا خود محاذ جنگ پر جانا اس لئے بھی مناسب نہیں کہ آپ کی پوزیشن اس لڑی کی سی ہے جس میں موتی پروئے ہوئے ہیں۔ اگر لڑی کھل جائے تو موتی بکھر جائیں گے اور پھر کبھی اکٹھے نہ ہونگے۔

اور پھر اگر ایرانیوں کو معلوم ہوا کہ خود حاکم عرب محاذ جنگ پر آیا ہے تو وہ اپنی پوری طاقت صرف کردیں گے اور اپنا پورا زور لگا کر مقابلہ کے لئے آئیں گے۔

اور یہ جو آپ نے افواج کی نقل و حرکت کا ذکر کیا ہے تو خدا تعالیٰ آپ کی نقل و حرکت کے مقابلہ میں دشمن کی نقل و حرکت کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے اور وہ جس چیز کو ناپسند کرتا ہے اس کو بدل ڈالنے کی بہت قدرت رکھتا ہے۔

اور یہ جو آپ نے دشمن کی تعداد کی زیادتی کا ذکر کیا ہے تو ماضی میں ہماری روایات کثرتِ تعداد کے بل پر لڑائی کرنا نہیں بلکہ ہماری جنگ خدائی امداد کے بھروسہ پر ہوتی ہے۔ ہمارے معاملہ میں فتح و شکست فوج کی کثرت و قلت پر نہیں۔ یہ تو خدا کا دین ہے جس کو خدا نے غالب کیا اور اسی کا لشکر ہے جس کی اس نے مدد کی اور ملائکہ کے ذریعہ اس کی وہ تائید کی کہ اب اسے یہ مقام حاصل ہوگیا ہے۔ ہم سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدہ کو ضرور پورا کرے گا اور اپنے لشکر کی مدد کرے گا"۔

(طبری جزء ثالث صفحہ ۲۱۱۔۲۱۲) ف

حضرت عمرؓ نے فرمایا: "ہاں یہ ٹھیک ہے اگر میں خود روانہ ہوا تو ادھر مسلمان تمام اطراف واکناف سے ٹوٹ پڑیں گے اور ادھر خود ایرانی پورے زور سے اپنے ساتھیوں کی امداد کے لئے نکلیں گے اور یہ کہیں گے کہ عرب کا سب سے بڑا حاکم خود میدان جنگ میں نکلا ہے۔ اگر اس معرکہ کو ہم نے جیت لیا تو گویا سارے عرب کو مار لیا۔ اس وجہ سے میرا جانا مناسب نہیں۔ آپ لوگ مشورہ دیں کہ کس شخص کو لشکر کا کمانڈر بنایا جائے مگر ایسے شخص کا نام لیا جائے جو عراق کی جنگوں میں شریک ہوکر تجربہ حاصل کرچکا ہو"۔

لوگوں نے کہا کہ آپ خود ہی اہل عراق اور وہاں کے لشکر کے متعلق زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ لوگ آپ کے پاس وفد بن کر آتے رہے ہیں۔ آپ کو انہیں دیکھنے اور ان سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا ہے۔(طبری جزء ثالث صفحہ ۲۱۲)

حضرت عمرؓ کی تیز نگاہ نے حضرت نعمان بن مقرنؓ کو اس ذمہ داری کے لئے منتخب کیا۔ آپ آنحضرت ﷺ کے بزرگ صحابہ میں سے تھے۔

(اخبار الطوال صفحہ ۱۴۳)

حضرت نعمانؓ مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے کہ حضرت عمرؓ تشریف لائے اور انہیں دیکھ کر ان کے پاس جا بیٹھے۔ نعمانؓ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے انہیں فرمایا کہ مَیں تمہیں ایک عہدہ پر مامور کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت نعمانؓ بولے: اگر کوئی فوجی عہدہ ہے تو مَیں حاضر ہوں لیکن اگر ٹیکس جمع کرنے کا کام ہے تو وہ مجھے پسند نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں فوجی عہدہ ہے۔(فتوح البلدان صفحہ ۳۰۰)

الغرض یہ اہم کمان حضرت نعمان بن

مقرنؓ کے سپرد ہوئی اور وہ دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے جب وہ غالباً کوفہ میں تھے انہیں خط لکھا:

"خدا کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے نعمان بن مقرن کے نام۔

مَیں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اما بعد مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایرانیوں کا ایک زبردست لشکر شہر نہاوند میں تمہارے مقابلہ کے لئے جمع ہوا ہے۔ میرا یہ خط جب تمہیں ملے گا تو خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کی تائید و نصرت کے ساتھ اپنے ساتھی مسلمانوں کو لے کر روانہ ہو جاؤ۔ مگر انہیں ایسے خشک علاقہ میں نہ لے جانا جہاں چلنا مشکل ہو۔ ان کے حقوق ادا کرنے میں کمی نہ کرنا مبادا وہ ناشکر گزار بنیں۔ اور نہ ہی کسی دلدل کے علاقہ میں لے جانا کیونکہ ایک مسلمان مجھے ایک لاکھ دینار سے زیادہ محبوب ہے"

اس حکم کی تعمیل میں حضرت نعمانؓ دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کی معیت میں بعض ممتاز اور بہادر مسلمان مثلاً حذیف بن یمانؓ، ابن عمرؓ، جریر بن عبداللہ بجلی، مغیرہ بن شعبہؓ، عمرو بن معدی کربؓ، طلیحہ بن خویلد اسدیؓ اور قیس بن مکشوح مراویؓ بھی تھے۔

(طبری جزء ثالث صفحہ ۲۰۲)

حضرت عمرؓ نے ہدایت کی تھی کہ اگر حضرت نعمان بن مقرنؓ شہید ہو جائیں تو امیر حذیفہ بن یمانؓ ہونگے۔ ان کے بعد جریر بن عبداللہ بجلیؓ، ان کے بعد حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور ان کے بعد اشعث بن قیسؓ۔

عمرو بن معدی کرب اور طلیحہ بن خویلد کے بارہ میں نعمانؓ کو حضرت عمرؓ نے لکھ بھیجا کہ عمرو بن معدی کرب اور طلیحہ بن خویلد دونوں تمہارے ساتھ ہیں۔ یہ دونوں عرب کے شاہسوار ہیں ان سے جنگی امور میں مشورہ لیتے رہنا مگر ان کو کسی کام میں افسر نہ بنانا۔ (اخبار الطوال صفحہ ۱۴۳)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۷/نومبر ۲۰۰۱ء)

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ نمبر ۱۲

انگریزی، بنگلہ زبانوں میں جلسہ کی تقاریر کے رواں تراجم کئے گئے۔

☆...... امسال بھارت کے علاوہ پندرہ ممالک سے غیر ملکی نمائندگان نے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی۔ جن میں پاکستان، بنگلہ دیش، امریکہ، کینیڈا، ماریشس، سنگاپور، نیپال، بھوٹان، یوکے، جرمنی، ناروے، ساؤتھ افریقہ، برما، ہالینڈ اور یو اے ای شامل ہیں۔

☆...... جلسہ سالانہ کی اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی۔ تینوں روز اخبار ہند سماچار جالندھر پنجاب کیسری جالندھر، جگ بانی جالندھر، امر اجالا جالندھر، دینک جاگرن جالندھر، ٹریبیون، اکالی پتر کا وغیرہ اخبارات نے تین تین کالمی سرخیاں لگا کر جلسہ سالانہ کی تفصیلی خبریں شائع کیں۔

علاوہ اس کے دُور درشن جالندھر، زی ٹی وی، آج تک، بی بی سی، اور آکاش وانی نے خبریں نشر کیں جبکہ جالندھر دوردرشن نے نصف گھنٹے کے چار پروگرام مورخہ ۱۳ اور ۱۴/نومبر کو نشر کئے جس میں جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ سے متعلق معلومات فراہم کی گئی تھیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے احسن نتائج ظاہر فرمائے اور تمام مہمانان کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش اور گورنر ہماچل پردیش کے تہنیتی پیغامات

جماعت احمدیہ کا عالمی امن آپسی بھائی چارے اور انسانی قدروں کو بڑھاوا دینے میں ہمیشہ بڑا حصہ رہا ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جناب پرکاش سنگھ بادل چیف منسٹر پنجاب کا پیغام تہنیت

مندرجہ ذیل پیغام وزیر اعلیٰ پنجاب سردار پرکاش سنگھ بادل نے جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کے لئے ارسال فرمایا تھا جو کہ سردار نتھا سنگھ دالم وزیر تعلقات عامہ پنجاب نے جلسہ کے تیسرے روز آخری اجلاس میں پڑھ کر سنایا:

"مجھے یہ جان کر دلی خوشی ہوئی ہے کہ گورداسپور قادیان میں احمدیہ جماعت کی طرف سے ۱۱۰واں سالانہ عالمی جلسہ منعقد کیا گیا ہے جس میں دنیا بھر سے اس جماعت کے لوگ کثیر تعداد میں شامل ہوئے ہیں جماعت احمدیہ کا عالمی امن آپسی پیار میل ملاپ اور انسانی قدروں کو بڑھاوا دینے میں ہمیشہ ہی بھاری حصہ رہا ہے۔ اس جماعت کی طرف سے کئے گئے مذہبی اور سماجی کاموں نے ایک اچھے سماج کے قیام کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس جلسہ میں میں نے بذات خود حاضر ہونا تھا مگر کچھ ضروری مصروفیات کے سبب میں اس میں شامل نہیں ہو سکا۔ میں اس جلسہ کے منتظمین و دیگر نمائندوں سے معافی چاہتا ہوں اور اس جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمنائیں بھیجتا ہوں۔

نیک خواہشات کے ساتھ

(پرکاش سنگھ بادل وزیر اعلیٰ پنجاب)

☆......☆......☆......☆

مکرم سید عبدالحئی صاحب ناظر اشاعت ربوہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۱ء کے موقع پر افتتاحی خطاب فرما رہے ہیں

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ موجودہ حالات میں امن و سلامتی کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے

(وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش کا پیغام)

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کا سالانہ جلسہ ۸ سے ۱۰/نومبر کو قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ہو رہا ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کے ذریعہ اس جلسے کا انعقاد امن اور سلامتی کے لئے موجودہ حالات میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ سبھی مذاہب چاہے اسلام ہو ہندو ہو یا اور کوئی امن اور سلامتی کا پیغام دیتے ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سبھی مذاہب کے لوگ مل کر ملک کے اتحاد اور اتفاق کو مضبوط کریں۔ امید ہے کہ اس جلسے میں سبھی مذاہب کے لوگ شامل ہونگے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سالانہ جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے میری نیک تمنائیں۔

(پریم کمار دھومل وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش)

☆......☆......☆......☆

مجھے خوشی ہے کہ احمدی جماعت انسانیت امن اور بھائی چارے کے لئے وقف ہے

(پیغام گورنر ہماچل پردیش)

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ احمدیہ جماعت کا سالانہ جلسہ ۸/نومبر سے ۱۰/نومبر ۲۰۰۱ء تک قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں منعقد کیا جا رہا ہے۔

تمام مذاہب انسانیت کے اتحاد اور انسانیت کی خدمت کا پیغام دیتے ہیں تمام مذاہب کا مقصد انسان میں سچائی رواداری رحم تعاون اور خدمت وغیرہ خوبیوں کی نشوونما کر کے انسانی سماج کو سکھی اور خوشحال بنانا ہے انسانیت کے کاموں میں سبھی کو حصہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ احمدیہ جماعت انسانیت امن اور بھائی چارے کے لئے وقف ہے اور اس جلسہ کا انعقاد اسی جذبہ کو مضبوط کرنے کے مقصد سے کیا جا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جلسہ سے مختلف طبقات کے درمیان بھائی چارا بڑھے گا اور ملکی اتحاد اور امن کا راستہ واضح ہو گا۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے میری دلی نیک خواہشات۔

(سورج بھان گورنر ہماچل پردیش)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"حقیقت یہ ہے کہ نمازوں میں سستی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا وصال ہاتھ سے جاتا ہے اور اس کی صفات کا علم انسان کو حاصل نہیں ہوتا۔ پس اس کے نتیجہ میں ضلال پیدا ہوتا ہے۔ دعا کی کمی کی وجہ سے ناکامی آتی ہے۔ اتباع شہوات سے علم اور دلیل سے رغبت کم ہو کر جہالت میں انہماک پیدا ہوتا ہے اور ان سب چیزوں کے جمع ہونے کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے۔

(تفسیر کبیر حصہ پنجم صفحہ ۲۱۸)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو۔ اگر انسان کے اندر یہ ایمان پیدا ہو جائے تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے کیونکہ رزق کی حرص سے ہی بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں

کوئی جان اس وقت تک مر نہیں سکتی جب تک کہ اس کا پورا رزق اسے نہ مل جائے۔ حلال کو لے لو اور حرام کے قریب نہ جاؤ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۵؍جنوری ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۵؍صلح ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم-

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ جو رزّاق اور رازق کا خطبات کا سلسلہ چل رہا تھا آج یہ اس کی آخری کڑی ہے اور قرآن کریم میں جہاں جہاں صفت رزّاق یا رزّاقیت کے متعلق ذکر ہے وہ مَیں نے لے لیا ہے۔ اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات بھی ہیں جو غیر معمولی شان کے ساتھ پورے ہوئے اور خدا تعالیٰ نے پہلے سے آپ کو اس رزق کی خبر دے دی تھی جو آسمان سے نازل ہونا تھا۔

پہلی آیت سورۃ العنکبوت کی ہے: ﴿اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا. اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَاللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (العنکبوت:۱۸)۔ یقیناً وہ لوگ جن کی تم اللہ کی بجائے عبادت کرتے ہو تمہارے لئے کسی رزق کی ملکیت نہیں رکھتے۔ پس اللہ کے حضور ہی رزق چاہو اور اُس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت کے تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”﴿فَابْتَغُوْا عِنْدَاللّٰهِ الرِّزْقَ﴾ یہ ایمان پیدا ہو تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ جائے گا“۔ (حقائق الفرقان جلد ۳ صفحہ ۳۳۳) کیونکہ رزق کی حرص سے ہی بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی رزق عطا فرماتا ہے تو پھر بہت سے گناہوں سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔

اب سورۃ الروم کی اکتالیسویں آیت ہے ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ .هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ .سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق عطا کیا پھر وہ تمہیں مارے گا اور وہی تمہیں پھر زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کچھ کرتا ہو۔ وہ بہت پاک ہے اور بہت بلند ہے اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی بھی کسی تکلیف دہ بات کو سن کر صبر کرنے والا نہیں۔ وہ اللہ کا شریک بناتے ہیں اور اُس کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ انہیں رزق دیئے جاتا ہے اور عافیت دیئے جاتا اور عطا کئے جاتا ہے۔ (مسلم۔ کتاب صفة القيامة)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 'ازالہ اوہام' میں لکھتے ہیں:-

”اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنا قانون قدرت یہ بتلاتا ہے کہ انسان کی زندگی میں صرف چار واقعات ہیں پہلے وہ پیدا کیا جاتا ہے پھر تکمیل اور تربیت کے لئے روحانی اور جسمانی طور پر رزقِ مقسوم اُسے ملتا ہے۔ پھر اس پر موت وارد ہوتی ہے پھر وہ زندہ کیا جاتا ہے“۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ویدوں کے متعلق لکھتے ہیں:

”وید خدا تعالیٰ کے رازق اور منعم اور رحمٰن ہونے سے بھی انکاری ہے کیونکہ ہر ایک نعمت جو انسان کو ملتی ہے اُن سب نعمتوں کو وید انسانوں کے لئے اُنہیں کے اعمال کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور خدا کے فضل اور انعام اور رحمت کا کچھ ذکر نہیں کرتا۔ پس جب کہ ہر ایک نعمت انسانوں کی وید کے رُو سے صرف اُن کے نیک اعمال کا نتیجہ ہے تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ ہندوؤں کا پرمیشر رازق اور منعم اور رحمٰن نہیں ہے بلکہ رازق اور منعم اور رحمٰن اُن کے اعمال ہیں اور پرمیشر کچھ بھی نہیں۔......

پس یہ عجیب بات ہے کہ پہلے تو وید نے خدا تعالیٰ کی اس صفت سے جو وحدت فی الازل والابد ہے، انکار کیا اور پھر اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت سے انکار کیا اور بعد اس کے خدا تعالیٰ کی صفت رازقیت اور رحمانیت سے وید منکر ہو بیٹھا۔...... اس لئے ہم بزور کہتے ہیں کہ وید کے رُو سے ہندوؤں کا پرمیشر ہر ایک صفت سے معطل ہے۔ نہ قادر ہے، نہ خالق ہے، نہ واحد لاشریک ہے، نہ رازق ہے، نہ رحمٰن ہے، نہ منعم ہے بلکہ تمام مدار اپنے اپنے اعمال پر ہے۔ پرمیشر میں کوئی صفت نہیں۔ پس خیال کرنا چاہئے کہ کہاں تو یہ دعویٰ کہ الہامی کتاب کی یہ نشانی ہے کہ جس میں اعلیٰ درجہ کے صفات پرمیشر کے درج ہوں اور کہاں یہ حالت کہ ہندوؤں کے پرمیشر کی ایک صفت بھی ثابت نہیں ہوتی۔“

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۳۔ صفحہ ۱۸۷۔۱۸۸)

اب سورۃ یٰسین کی آیت ہے ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ . قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَ نُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ. اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (یٰسین:۴۸)۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کیا ہم انہیں کھلائیں جن کو اللہ اگر چاہتا تو خود کھلاتا؟ تم تو محض ایک کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب صدقہ (یعنی مالی قربانی) والی آیت نازل ہوئی تو ہم لوگوں کے سامان وغیرہ اٹھاتے (اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے پیسے جمع کرتے) تھے۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور اس نے بہت سارا مال صدقہ میں پیش کیا تو (منافق) لوگوں نے کہا کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے۔ پھر ایک اَور شخص آیا اور اُس نے ایک صاع اناج بطور صدقہ پیش کیا تو (منافق) لوگوں نے کہا اللہ اس کے ایک صاع سے مستغنی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾. یعنی وہ لوگ جو مومنوں میں سے دلی شوق سے نیکی کرنے والوں پر صدقات کے بارے میں تہمت لگاتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو اپنی محنت کے سوا (اپنے پاس) کچھ نہیں پاتے۔

(بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”قرآن کریم میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی“۔ اور یہ خاص نکتہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے نکالا ہے۔ ”قرآن کریم میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے“۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکید کسی نہ کسی پہلو سے تو ضرور نکلتی ہے لباس اور مکان کی لیکن جتنا کھانا کھلانے پر زور ہے اتنا نہیں ہے۔ ”ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔ قرآن کریم کے دل سورۃ یٰسین میں لکھا ہے ﴿قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ﴾ آج کل چونکہ قحط

ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں، مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دیتا رہے مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتیں، رضائے الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمۂ الٰہیہ تک پہنچا دینا، اسی رنگ میں رنگین ہونا ہے۔ وہ جسم کی غذا ہے اور یہ روح کی غذا ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد ۳ صفحہ ۴۶۳،۴۶۲،۴۶۴) یعنی دونوں غذائیں مہیا کرنی چاہئیں جسم کی بھی اور روح کی بھی۔

سورۃ صٓ آیات ۵۰ تا ۵۵۔ ﴿هٰذَا ذِكْرٌ. وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ. جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ. مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ. وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ. هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ. اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ﴾۔ یہ ایک عظیم ذکر ہے اور یقیناً متقیوں کے لئے بہت اچھا ٹھکانا ہو گا۔ یعنی ہمیشہ کے باغات ہونگے۔ اُن کی خاطر دروازے اچھی طرح کھلے رکھے جائیں گے۔ اُن میں وہ تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے (اور) وہاں بکثرت طرح طرح کے میوے اور مشروب طلب کر رہے ہوں گے۔ اور ان کے پاس (حیادار) نظریں جھکائے رکھنے والی ہمجولیاں ہوں گی۔ یہ ہے وہ جس کا حساب کے دن کے لئے تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ یقیناً یہ ہمارا رزق ہے۔ اُس کا ختم ہو جانا ممکن نہیں۔

یہ ساری تمثیلات ہیں اور یہ جو ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ﴾ وغیرہ قرآن کریم نے ان کو لُؤْلُؤٌ بھی کہا ہے، موتی ڈھکے چھپے ہوئے موتی، تو یہ تمثیلات ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک روح موتی بھی ہو اور پردہ دار جھکی ہوئی آنکھوں والی بھی ہو۔ اسلئے یہ ساری تمثیلات ہیں ان پر تمثیل کے طور پر غور کرنا چاہئے۔

﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ. وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ. رِزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا. كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ﴾ (سورۃ قٓ: ۱۰ تا ۱۲)۔ اور ہم نے آسمان سے مبارک پانی اتارا اور اس کے ذریعہ باغات اور کٹائی کی جانے والی فصلوں کے بیج اگائے۔ اور کھجوروں کے اونچے درخت جن کے تہ بہ تہ خوشے ہوتے ہیں۔ بندوں کے لئے رزق کے طور پر۔ اور ہم نے اُس (یعنی بارش) کے ذریعہ ایک مردہ علاقہ کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح خروج بھی ہو گا۔

اب جو خروج کا ذکر اس میں آیا ہے یہ صرف اس حد تک سمجھنا چاہئے کہ مردہ کو زندہ کرنا، جس طرح مردہ زمین کو خدا تعالیٰ زندہ کر دیتا ہے اسی طرح مُردوں کو بھی زندہ کرے گا۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اہل جنت کو کہے گا: اے جنت کے رہنے والو! وہ جواب دیں گے: اے ہمارے ربّ! ہم حاضر ہیں، تمام سعادتیں تیرے پاس ہیں اور سب بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ جنت میں رہنے والے عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! ہم کیوں نہ خوش ہوں جبکہ تُو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا مَیں تمہیں ان نعمتوں سے بھی بہتر نعمت نہ دوں؟ جنت والے کہیں گے: ان سے بہتر اَور کونسی نعمت ہو سکتی ہے؟۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مَیں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا اور اس کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔ یہ سب سے بہتر جنت ہے۔ (مسلم۔ کتاب الجنّة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔

اب اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ساری تمثیلات کی باتیں ہو رہی ہیں ورنہ جنت کا ذکر تو آپ ہمیشہ سنتے ہیں قرآن کریم میں پڑھتے ہیں، احادیث میں پڑھتے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کسی کان نے نہیں سنا، کسی آنکھ نے نہیں دیکھا حالانکہ مثالیں دے دے کر سمجھایا گیا ہے کہ کس قسم کی جنت ہے۔ تو یہ ساری باتیں غور کرنے کے بعد انسان کو مجبور کرتی ہیں کہ یہ حکمت کی باتیں ہیں جن پر غور کر کے ان کو تمثیلات کے رنگ میں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اور یہاں تک بھی فرمایا کہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک نہ گزرا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اس کی تصدیق کے لئے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ یعنی کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔ (بخاری۔ کتاب التفسیر)

یہ حضرت ابو ہریرہؓ کا اپنا استنباط ہے۔ آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا کہ یہ آیت پڑھ لو مگر مراد یہی ہے کہ کسی ذی روح کو علم نہیں کہ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے کیا آنکھوں کی جنت چھپا رکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھنا چاہئے کہ باخدا آدمی دنیا سے نہیں ہوتا اسی لئے تو دنیا اس سے بغض رکھتی ہے بلکہ وہ آسمان سے ہوتا ہے اسی لئے آسمانی نعمت اس کو ملتی ہے۔ دنیا کا آدمی دنیا کی نعمتیں پاتا اور آسمان کا آسمانی نعمتیں حاصل کرتا ہے۔ سو یہ بالکل سچ ہے کہ وہ نعمتیں دنیا کے کانوں اور دنیا کے دلوں اور دنیا کی آنکھوں سے چھپائی گئیں لیکن جس کی دنیوی زندگی پر موت آجائے اور وہ پیالہ روحانی طور پر اس کو پلایا جائے جو آگے جسمانی طور پر پیا جائے گا، اس کو یہ پینا اس وقت یاد آئے گا جب وہی پیالہ جسمانی طور پر اس کو دیا جائے گا۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اس نعمت سے دنیا کی آنکھ اور کان وغیرہ کو بے خبر سمجھے گا چونکہ وہ دنیا میں تھا اگرچہ دنیا میں سے نہیں تھا اس لئے وہ بھی گواہی دے گا کہ دنیا کی نعمتوں میں سے وہ نعمت نہیں۔ نہ دنیا میں اس کی آنکھ نے ایسی نعمت دیکھی، نہ کان نے سنی اور نہ دل میں گزری۔ لیکن دوسری زندگی میں اس کے نمونے دیکھے جو دنیا میں سے نہیں تھے بلکہ وہ آنے والے جہان کی ایک خبر تھی اور اس سے اس کا رشتہ اور تعلق تھا۔ دنیا سے کچھ کوئی تعلق نہ تھا"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۰)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اسلامی بہشت کی یہی حقیقت ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور عمل کا ایک ظل ہے۔ وہ کوئی نئی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی۔ بلکہ انسان کی بہشت انسان کے اندر ہی سے نکلتی ہے اور ہر ایک کی بہشت اسی کا ایمان اور اسی کے اعمالِ صالحہ ہیں جن کی اسی دنیا میں لذّت شروع ہو جاتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ نظر آتے ہیں اور نہریں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن عالمِ آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہونگے۔ خدا تعالیٰ کی پاک تعلیم ہمیں یہی بتلاتی ہے کہ سچا اور پاک اور مستحکم اور کامل ایمان جو خدا اور اس کی صفات اور اس کے ارادوں کے متعلق ہو وہ بہشت خوشنما اور بار آور درخت ہے اور اعمال صالحہ اس بہشت کی نہریں ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ. تُؤْتِىْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ﴾ یعنی وہ ایمانی کلمہ جو ہر ایک افراط تفریط اور نقص اور خلل اور کذب اور ہزل سے پاک اور مِن کُلّ الوجوہ کامل ہو اس درخت کے مشابہ ہے جو ہر ایک عیب سے پاک ہو جس کی جڑ زمین میں قائم اور شاخیں آسمان میں ہوں اور اپنے پھل کو ہمیشہ دیتا ہو اور کوئی وقت اس پر نہیں آتا کہ اس کی شاخوں میں پھل نہ ہوں"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۰-۳۹۱)

اس تمثیل پر غور سے پتہ چلتا ہے کہ "شاخیں آسمان میں" زمین سے انسان کو رزق ملتا ہے تو گویا اس کی جڑیں زمین میں ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا کلام آسمانی شاخوں کو عطا ہوتا ہے۔ اور یہ روحانی رزق اس کو آسمان ہی سے عطا ہوتا ہے۔

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02 35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W:Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

سورۃ الجمعۃ ﴿یٰۤاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِاللّٰہِ وَذَرُوْاالْبَیْعَ. ذٰلِکُمْ خَیْرٌلَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوْا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْلَھْوًا انْفَضُّوْۤا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا. قُلْ مَا عِنْدَاللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ. وَاللّٰہُ خَیْرُالرّٰزِقِیْنَ﴾ (الجمعۃ:۱۰۔۱۲)۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جاچکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

ان آیات پہ غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جو علماء نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جمعہ میں کھڑے تھے تو شام کا ایک قافلہ آیا اور سب گروہ سوائے بارہ اشخاص کے آنحضرت ﷺ کو اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ روایت درست نہیں ہے۔ بلکہ یہ مستقبل کی خبر تھی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کی تعلیم کو بھول کر مسلمان کہلانے والے دنیا پر ٹوٹ پڑیں گے اور آنحضرت ﷺ کو گویا کہ اکیلا چھوڑ دیا گیا ہے۔

مسلم کتاب الجمعہ۔ آیت کریمہ ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ﴾ اب یہی آیت ہے جس کی مسلم میں تفسیر یوں ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ تجارت کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے کسی حق کی ادائیگی کا وقت آجاتا تو کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو قطعاً اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ روک سکتی تھی بلکہ وہ اللہ کے حق کو ادا کرتے تھے۔

اب یہ تضاد نہیں ہے دونوں باتوں میں۔ پہلی خبر مستقبل کے متعلق ہے۔ تو مستقبل میں لوگ آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر تجارتوں کی طرف جھک جائیں گے۔ اور یہ خبر جو ہے مُسلم کی، یہ اس وقت کے حالات کے اوپر ہے کہ اگر کوئی تجارت وغیرہ آتی تھی تو قطعاً لوگوں کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اردگرد جمع رہتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو اور روزی کی تلاش میں اعتدال سے کام لو، کیونکہ کوئی جان اس وقت تک نہیں مر سکتی جب تک کہ اس کا پورا رزق اُسے نہ مل جائے، اگرچہ اس کے ملنے میں کچھ تاخیر ہو سکتی ہے۔ سو تم اللہ سے ڈرتے رہو اور روزی کی تلاش میں اعتدال سے کام لو۔ حلال کو لے لو اور حرام کے قریب نہ جاؤ۔ (ابن ماجہ۔ کتاب التجارات)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ کو خَیْرُالرّٰزِقِیْن یقین کرو اور مت خیال کرو کہ صادق کی صحبت میں رہنے سے کوئی نقصان ہوگا۔ کبھی ایسی جرأت کرنے کی کوشش نہ کرو کہ اپنے ذاتی اغراض کو مقدم کر لو۔ خدا کے لئے جو کچھ انسان چھوڑتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر پالیتا ہے۔ تم جانتے ہو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا چھوڑا تھا اور پھر کیا پایا۔ صحابہ (رضوان اللہ علیہم) نے کیا چھوڑا ہوگا۔ اس کے بدلہ میں کتنے گنا زیادہ خدا نے ان کو دیا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے جو نہیں ہے۔ ﴿لِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾۔ تجارتوں میں خسارہ کا ہو جانا یقینی اور کاروبار میں تباہیوں کا واقع ہو جانا قرین قیاس ہے لیکن خدا تعالیٰ کے لئے کسی چیز کو چھوڑ کر کبھی بھی انسان خسارہ نہیں اٹھا سکتا۔ غرض اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز ہے وہ ساری تجارتوں سے بہتر ہے، وہ خیر الرازقین ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد۴ صفحہ ۱۳۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ مزید فرماتے ہیں۔

"مَیں نے بسا اوقات نصیحت کی ہے ﴿کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ پر عمل کرنے کے واسطے ضروری ہے یہاں (یعنی قادیان میں) آکر رہو۔ بعض نے جواب دیا ہے کہ تجارت یا ملازمت کے کاموں سے فرصت نہیں ہوتی۔ لیکن مَیں ان کو آج یہ سناتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام تجارتوں کو چھوڑ کر ذکر اللہ کی طرف آجاؤ۔ وہ اس بات کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کیا ہم کنبہ قبیلہ والے نہیں؟ کیا ہماری ضروریات اور ہمارے اخراجات نہیں ہیں؟ کیا ہم کو دنیوی عزت یا وجاہت بری لگتی ہے؟۔ پھر وہ کیا چیز ہے جو ہم کو کھینچ کر یہاں لے آئی؟۔ مَیں شیخی کے لئے نہیں کہتا بلکہ تَحدِیث بِالنِّعْمَۃ کے طور پر کہتا ہوں کہ مَیں اگر شہر میں رہوں تو بہت روپیہ کما سکوں لیکن مَیں کیوں ان ساری آمدنیوں پر قادیان کے رہنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ اس کا مختصر جواب مَیں یہی دوں گا کہ مَیں نے یہاں وہ دولت پائی ہے جو غیر فانی ہے۔ جس کو چور اور قزاق نہیں لے جا سکتا۔ مجھے وہ ملا ہے جو تیرہ سو برس کے اندر آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر ایسی بے بہا دولت کو چھوڑ کر مَیں چند روزہ دنیا کے لئے مارا مارا پھروں!؟۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر اب مجھے کوئی ایک لاکھ کیا ایک کروڑ روپیہ یومیہ بھی دے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے، مَیں نہیں رہ سکتا۔ ہاں امام علیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں پھر خواہ مجھے ایک کوڑی بھی نہ ملے۔ پس میری دولت، میرا مال، میری ضرورتیں اسی امام کے اتباع تک ہیں اور دوسری ساری ضرورتوں کو اس ایک وجود پر قربان کرتا ہوں"۔

(حقائق الفرقان جلد۴ صفحہ ۱۳۱۔۱۳۲)

سورۃ الطلاق آیت ۴: ﴿وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ. وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ. اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا﴾ اور وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا اور جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے فیصلہ کو مکمل کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک منصوبہ بنا رکھا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کی قیادت میں ساحل کی طرف بھیجا جو تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ چنانچہ ہم نکلے مگر ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہونے لگا۔ اس پر ابو عبیدہؓ نے حکم دیا کہ لشکر میں جو کچھ بھی زادِ راہ بچا ہے، وہ جمع کیا جائے۔ وہ جمع کیا گیا تو وہ کھجور کے دو تھیلے نکلا۔ چنانچہ وہ ہمیں اس میں سے ہر روز تھوڑی تھوڑی کھجوریں دیتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہونے کے قریب پہنچا تو ابو عبیدہؓ ہمیں دن میں صرف ایک ایک کھجور دینے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں نے جابر سے کہا کہ آپ لوگوں کا ایک کھجور سے کیا بنتا تھا؟ اس پر انہوں نے کہا: ہمیں ایک کھجور کی قیمت اُس وقت معلوم ہوئی جب وہ کھجوریں بھی ختم ہو گئیں۔ پھر ہم سمندر پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑی مچھلی ہے جو ایک ٹیلے کے برابر ہے۔ ہم اٹھارہ روز تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے اور اس کا تیل استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسموں میں توانائی لوٹ آئی۔ پھر ابو عبیدہؓ نے اس مچھلی کی دو پسلیوں کو کھڑے کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ ایک اونٹ پر ہودج ڈالا جائے۔ پھر وہ اونٹ ان دو پسلیوں کے نیچے سے گزارا گیا لیکن (وہ اتنی بڑی تھیں کہ پھر بھی) وہ انہیں چھو نہ سکا۔

ایک اَور روایت میں راوی کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ پہنچے اور ہم نے اس واقعہ کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: اسے خوشی سے کھاؤ، یہ تو ایک رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا تھا اور اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ اس پر ان میں سے ایک صحابی اس مچھلی کا کچھ گوشت لائے تو آپؐ نے بھی تناول فرمایا۔ (بخاری۔ کتاب المغازی)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"متقی کے لئے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ ﴿مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾۔ پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔ لیکن حصولِ تقویٰ کے لئے نہیں چاہئے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو جو چاہو گے وہ دے گا۔ جس قدر اولیاء اللہ اور اقطاب گزرے ہیں انہوں نے جو کچھ حاصل کیا تقویٰ ہی سے حاصل کیا۔ اگر وہ تقویٰ اختیار نہ کرتے تو وہ بھی دنیا میں معمولی انسان کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے۔ دس بیس کی نوکری کر لیتے یا کوئی حرفہ یا پیشہ اختیار کر لیتے، اس سے زیادہ کچھ نہ ہوتا۔ مگر آج جو عروج ان کو ملا اور جس قدر شہرت اور عزت انہوں نے پائی یہ سب تقویٰ ہی کی بدولت تھی۔ انہوں نے ایک موت اختیار کی اور زندگی اس کے بدلہ میں پائی"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۷ بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

"جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا ہے اور بڑا رحیم کریم ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلّت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے اُن دونو میں ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَایُخْلِفُ الْمِیْعَادَ﴾ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ اُن کا تقویٰ یا اُن کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے۔ لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔ سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے وعدوں کا سچا اور پورا ہے۔

رزق بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ یہ بھی تو ایک رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک ٹوکری ڈھوتے ہیں اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ میں آتے ہیں۔ یہ بھی تو رزق ہے مگر لعنتی رزق ہے۔ نہ رزق ﴿مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾۔ حضرت داؤدؑ زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا، جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خداترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتا اور ٹکڑے مانگتے دیکھا"۔

(الحکم۔ جلد ۷ نمبر ۱۲۔ بتاریخ ۳۱/مارچ ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۵)

اس پہلو سے مسلمانوں کو سکھوں سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ آپ کو سکھوں میں کوئی فقیر نظر نہیں آئے گا۔ اس معاملہ میں وہ توحید پر قائم ہیں۔ کبھی کوئی سکھ فقیر نہیں دیکھیں گے۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا رزق بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ذاتی تجارب بیان فرماتے ہیں:-

"ایک مرتبہ اتفاقاً مجھے پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی ضرورت کی حالتیں آجاتی ہیں۔ ایسا ہی یہ حالت مجھے پیش آگئی کہ اس وقت کچھ موجود نہ تھا۔ سو میں صبح سیر کو گیا اور اس ضرورت کے خیال نے مجھے یہ جوش دیا کہ میں اس جنگل میں دعا کروں۔ چنانچہ میں نے ایک پوشیدہ گوشہ میں جاکر اس نہر کے کنارے پر دعا کی جو بٹالہ کی طرف قادیان سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ جب میں دعا کر چکا۔ تب فی الفور دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دیکھ! میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں۔ تب میں خوش ہوا اور اس جنگل سے قادیان کی طرف واپس آیا اور سیدھا بازار کی طرف رُخ کیا۔ تا قادیان کے سب پوسٹ ماسٹر سے دریافت کروں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ڈاکخانہ سے بذریعہ ایک خط کے اطلاع ہوئی کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً گمان گزرتا ہے کہ اسی دن یا دوسرے دن وہ روپیہ مجھے مل گیا۔"

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۲۹۴۔۲۹۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی۔ جس کا ہمارے اس جگہ کے آریہ لالہ شرمپت و ملاوامل کو بخوبی علم تھا اور ان کو یہ بھی علم تھا کہ بظاہر کوئی ایسی تقریب نہیں جو جائے امید ہو سکے۔ بلا اختیار دعا کے لئے جوش پیدا ہوا تا مشکل بھی حل ہو جائے اور ان لوگوں کے لئے نشان بھی ہو۔ چنانچہ دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے۔ تب الہام ہوا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪ تک سٹوڈنٹس کو ۳۵ تا ۵۰ ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔

ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کو ملازمت دلواتے ہیں۔

بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔ جو احباب یکمشت ادائیگی نہیں کر سکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تا زیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پر لگ سکیں۔

نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔ جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔

ہوسٹل کی سہولت موجود ہے۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

E-mail: Khalid@t-online.de

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

"دس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ فِیْ شَائِلٍ مِقْیَاس۔ دَین وِل یُو گو ٹُو امرتسر۔" (Then will you go to Amratsir) یہ انگریزی کا الہام بھی ساتھ ہوا۔ یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئے گا۔ خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اونٹنی دُم اٹھاتی ہے تب اس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے، ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہے۔ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔ سو عین اس پیشگوئی کے مطابق مذکورہ بالا آریوں کے روبرو وقوع میں آیا۔ یعنی دس دن تک کچھ نہ آیا۔ گیارھویں روز محمد افضل خان صاحب نے راولپنڈی سے ۱۱۰ روپے بھیجے۔ ۲۰ روپے ایک اَور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری رہا جس کی امید نہ تھی۔" (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۲۵۷۔۲۵۸)

۱۸۸۳ء عیسوی یا اس سے قبل: "کچھ عرصہ ہوا ہے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ حیدر آباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اُس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے .... پھر تھوڑے دنوں کے بعد حیدر آباد سے خط آگیا اور نواب صاحب موصوف نے سو روپیہ بھیجا۔ (براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۴۷۷۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اب مارچ کا الہام ہے: "کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ مَیں بیٹھا ہوں۔ یکدفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ مَیں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا کہ "اِنِّیْ مُرْسِلٌ اِلَیْکُمْ ھَدِیَّۃً"۔ کہ مَیں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے۔ اور مَیں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا۔ چنانچہ کل اس کی تصدیق ہو گئی۔ الحمد للہ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی۔"

(از مکتوب ۶/مارچ ۱۸۹۵ء بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۳)

یکم اکتوبر ۱۸۹۶ء کو حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسیؓ کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خط میں تحریر فرمایا:-

"کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آں محبّ مجھ کو پہنچا۔ اُس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹے پہلے مجھ کو خدائے عزّوجلّ نے اس کی اطلاع دی۔ سو آپ کی اس خدمت کے لئے یہ اجر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہے۔ اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارہ میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ۔ الحمد للہ۔" (مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم حصہ اوّل۔ صفحہ ۵)

۲/مارچ ۱۹۰۴ء:-

"وقت صبح کے دیکھا کہ ایک کاغذ کا تھیلہ ہے جو روپیہ سے بھرا ہوا ہے۔ وہ مجھ کو کسی نے دیا اور مَیں نے لے لیا۔ اور رومال سفید میں اس کو باندھنے لگا ہوں۔ اور باندھتے وقت یہ دعا پڑھی: رَبِّ اجْعَلْ بَرَکَۃً فِیْہِ۔ اور یہ کلمہ بطور الہام تھا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحہ ۲۳)

اب آج یہ سلسلہ آج کے خطبہ پر ختم ہوتا ہے۔ آئندہ خطبہ سے انشاء اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کی اور بے شمار صفات جو ابھی پڑی ہیں ان پر خطبہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کے رزق میں برکت دے۔ ہمیں رزق کے متعلق بہت سے خطوط ملتے ہیں اور بڑی دردناک چٹھیاں ملتی ہیں اور ایسی حالت ہے کہ مَیں خود کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ ناممکن ہے کہ سب کی ضرورتیں پوری کروں۔ تو مَیں دعا کرتا ہوں عالم الغیب خدا جانتا ہے کہ ان کی ضرورتیں کیا ہیں اور وہ میری دعا سے بھی پہلے بعض دفعہ حل ہو جاتی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعائیں کرو، استغفار، لاحول، درود اور الحمد شریف کا ورد کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس علم وعرفان

(منعقدہ ۱۹ر فروری ۱۹۸۴ء بمقام ناصر آباد، سندھ۔پاکستان)

(مرتبہ: یوسف سلیم ملک)

[سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فروری ۱۹۸۴ء میں سندھ کے دورے میں تین چار روز کے لئے ناصر آباد میں بھی قیام فرمایا تھا۔اس دوران مورخہ ۱۹ر فروری بعد نماز مغرب مجلس علم وعرفان میں جہاد کے بارہ میں بھی ایک سوال ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے جہاد کا غلط تصور اور اس کے جو خطرناک مضمرات بیان فرمائے تھے وہ اب حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔احباب کے ازدیادِ علم وایمان کے لئے اس سوال کا جواب ذیل میں اپنی ذمہ داری پر پیش ہے۔(مدیر)]

☆......☆......☆......☆

جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کے خلاف آئے روز اعتراض اٹھائے جاتے ہیں ان کے جوابات سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ آج اس مجلس میں بھی ایک غیر از جماعت دوست نے سوال اٹھایا کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جہاد کو حرام کردیا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب دیا جس میں ہمارے موقف کا اعادہ بھی ہے اور استدلال کے بعض نئے پہلو بھی ہیں جو اپنی ندرت اور جدّت میں نہایت دلکش بھی ہیں اس لئے حضور نے اس موقع پر جو جواب دیا اسے ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔

مذہب کے نام پر جارحانہ جنگ کرنا منع ہے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلے تو یہ بات ہی غلط ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔یہ آپ نے مولویوں سے سنا ہوا ہے کہ جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تفصیل سے مختلف کتب میں جہاد کا مضمون بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ میں کس چیز کو حرام کہتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مولویوں نے جہاد کا ایک غلط مطلب نکال لیا اور اس کو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا، اس کے نتیجہ میں ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن گئے اور اب لوگ اس مذہب کو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں اور اس سے نفرت کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم نے وہ تعلیم نہیں دی جسے مولوی جہاد کے نام پر لوگوں میں بیان کرتے ہیں۔یہ ہے جہاد کے بارہ میں وضاحت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ کس تعلیم کو آپ جہاد نہیں سمجھتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاد کرنے کی شرائط بیان ہوئی ہیں اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں تو مذہب کے نام پر جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قوم اگر آپ کو مذہبی لحاظ سے تنگ نہیں کرتی، آپ پر ظلم نہیں کرتی تو اس سے صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے لڑ پڑنا جائز نہیں ہے۔دوسرے لفظوں میں مذہبی اختلاف کی بناء پر کسی کو تلوار کے زور سے مسلمان بنانے کی کوشش میں قتل کردینا یہ اسلامی تصور جہاد ہے ہی نہیں بلکہ جہاد کی جاہلانہ تعلیم ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حرام قرار دیا ہے۔اور فرمایا ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ جہاد ہے ہی نہیں۔

FOZMAN FOODS

A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2-SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-553-3611

پرامن مذہب کے نام پر بدنامی کا داغ

پس جہاد کے ذکر میں جہاں جہاں بھی حرام کا لفظ آیا ہے وہاں اس کی تشریح کرتے ہوئے اس کی تفصیل بھی بیان فرمادی گئی ہے کہ کیا چیز حرام ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک ہندو کسی پٹھان کے قابو میں آجاتا ہے اور مولوی اس کو کہتا ہے کہ اس کو قتل کردو یہ جائز ہے تمہیں ثواب ہوگا۔ وہ بیچارا جہالت میں اسے مار دیتا ہے یہ سمجھ کر کہ یہ جہاد ہے تو یہ کہاں کی اسلامی تعلیم ہے۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے اس کا نام ہی امن اور سلامتی ہے۔اس لئے آپ نے فرمایا مذہب کے نام پر اختلاف مذہب کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا یہ حرام ہے البتہ اگر وہ شرطیں اکٹھی ہو جائیں جو قرآن کریم میں جہاد کی بیان کی گئی ہیں تو اس وقت جہاد فرض ہو جائے گا۔ یعنی دشمن محض اس لئے کہ کوئی خدا کو قبول کرتا ہے یا اس کے پیغمبر کو قبول کرتا ہے تو اس کے مذہب میں دخل دے یا تلوار کے زور سے اسے مذہب تبدیل کرنے کا حکم دے یا اس کو عبادت نہ کرنے دے اور مذہب میں جبراً دخل دینا شروع کردے تو اس وقت جہاد کی شرطیں پوری ہو جائیں گی اور جہاد فرض ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تلوار کا جہاد تو کبھی کبھی فرض ہوتا ہے لیکن جہاد کبیر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے تم اس جہاد کی طرف کیوں نہیں آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا "رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ". کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں۔اب یہ بڑا جہاد کیا ہے؟ یہ قرآن کریم کے ذریعہ اپنے نفس کو رام کرنا، اصلاح احوال کرنا، دنیا کو پیغام حق پہنچانا یعنی اسلام کی تبلیغ کرنا جہاد اکبر ہے۔ تلوار کا جہاد جو کبھی کبھی فرض ہوتا ہے جب حالات مجبور کریں تو مسلمانوں کا تلوار اٹھانا جہاد اصغر کہلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء سے یہ فرمایا کہ تم جہاد کبیر کو چھوڑ کر جہاد صغیر کے فتوے دے رہے ہو جبکہ اس جہاد کی اس وقت شرائط ہی موجود نہیں۔یہ وہ تعلیم ہے جو مرزا صاحب نے دی جس کے پیچھے مولوی پڑگئے اور یہ کہنا شروع کردیا کہ مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی جہاد کو کبھی حرام قرار نہیں دیا۔

علماء کے قول اور فعل میں کھلا تضاد

اب ان علماء سے پوچھنا چاہئے کہ اگر وہ جہاد کا وہی عقیدہ رکھتے ہیں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حرام قرار دیا ہے اور تم ان کے پیچھے پڑگئے کہ دیکھو جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے لیکن تم تو اس جہاد کے قائل تھے تو پھر تم انگریزوں سے لڑے کیوں نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد تم نے انگریزوں کے خلاف کون سی تلوار اٹھائی ہے۔ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کو مار رہے تھے تم نے ان سے لڑائی کیوں نہیں کی۔جب پارٹیشن ہوئی تو بھاگ کر تمہیں یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم تو تلوار کے جہاد کے قائل تھے تمہیں تو تلوار کے ساتھ انگریزوں اور ہندوؤں سے لڑائی کرنی چاہئے تھی۔ لیکن اس وقت اگر کوئی مسلمانوں کے حقوق کے لئے لڑا ہے تو وہ احمدی لڑا ہے۔مسلمان اخبار یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ اس وقت قادیان وہ جگہ تھی جہاں علاقے کے سارے مسلمان پناہ کے لئے اکٹھے ہوتے تھے ان کے کھانے کا انتظام کیا جاتا تھا امرتسر تک جماعت اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی خدمت کررہی تھی۔

پس جب وقت آتا ہے اس وقت تو صرف احمدی میدانِ عمل میں نظر آتے ہیں اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ہر وقت لڑائی ہونی چاہئے اور ہر غیر مسلم سے تلوار کے زور سے دین منوانا چاہئے وہ میدان میں نظر نہیں آتے۔ انہوں نے اپنے دعویٰ پر عمل کیوں نہیں کیا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کے دعوے بھی جھوٹے ہیں اور وہ خود بھی جھوٹے ہیں۔

اب آپ بتائیے کہ اگر جہاد کا یہی مطلب ہے کہ مذہبی اختلاف کی بناء پر لڑائی کرلینی چاہئے تو ہندوستان سے لڑتے کیوں نہیں۔ وہاں جو دس کروڑ مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں وہ حرام کی زندگی بیٹھے ہوئے ہیں، کیوں نہیں ہندوؤں سے لڑتے۔ یہاں جو عیسائی اور دوسرے مذاہب والے لوگ ہیں ان سے لڑائی کیوں نہیں شروع کردیتے۔ پس ان کا دعویٰ کچھ اَور ہے اور ان کا عمل کچھ اَور ہے۔ جھوٹا وہی ہوتا ہے جس کے قول اور فعل میں تضاد ہو۔

احمدی کہتے ہیں جہاد اکبر ہر حالت میں فرض ہے۔ چنانچہ وہ اپنے دعویٰ کے مطابق ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی اشاعت کررہے ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں قرآن کریم کے ذریعے جہاد میں مصروف نہ ہوں۔ پس ہم سچے ہیں۔ مولویوں نے فرضی باتیں بنائی ہوئی ہیں جن کے ذریعہ احمدیت کو بدنام کرنے کی خاطر لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں حالانکہ ان کا اپنا عمل وہ نہیں ہے جس کا وہ اظہار کرتے ہیں۔

ان کا جہاد تو ویسے ہی ہے جیسے ایک ہندو بیچارا ایک دفعہ ایک پٹھان کے قابو آگیا تھا۔ وہ بیچارا اکیلا تھا پٹھان نے اسے قابو کرلیا۔ مولویوں نے کہا ہوا تھا کہ ایسی صورت میں یا زبردستی مسلمان کرو ورنہ قتل کردو۔ چنانچہ پٹھان نے اس کو زیر کرکے کہا کلمہ پڑھو ورنہ میں تمہیں ذبح کرتا ہوں۔ پہلے تو ہندو بیچارے نے منت سماجت کی خدا کا واسطہ دیا کہ معاف کردو میں زبردستی کس طرح مسلمان ہو جاؤں گا یعنی اگر میرے دل میں اسلام نہیں ہوگا تو زبردستی کس طرح مسلمان ہو جاؤں گا۔اس نے کہا کہ مجھے اس کا کچھ پتہ نہیں مجھے اتنا پتہ ہے مولوی نے فتویٰ دیا ہے کہ کافر کو مسلمان کرو ورنہ قتل کردو۔ ہندو نے جان بچانے کے لئے آخر کہا کہ اچھا پھر مجھے کلمہ پڑھادو اور مسلمان کرلو۔ اس پر پٹھان نے کہا خو! تمہارا قسمت اچھا کلمہ مجھے بھی نہیں آتا آج اگر مجھے کلمہ آتا تو میں تجھے مسلمان کرلیتا۔ جہالت کی یہ حد ہے۔ تم غیر مذاہب کے لوگوں کو کلمہ پڑھاتے نہیں، ان کو نماز سکھاتے نہیں، اسلامی اخلاق کا درس دیتے نہیں یہ جہاد اکبر یا جہاد کبیر تو کرتے نہیں لیکن الٹا یہ تعلیم دیتے ہو کہ تلوار اٹھاؤ اور قتل وغارت شروع کردو۔ جو لوگ مذہب سے اختلاف کریں ان کو تہ تیغ کردو غرض اسی غلط عقیدہ کی وجہ سے مولوی ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن گئے ہیں۔

مسلمان علماء کی خوفناک غلطی

غرض اس قسم کی تعلیم دینے والوں نے اسلام کو سب سے بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ انگریزوں نے کیوں ہندوستان میں ہندوؤں پر اعتبار کیا اور مسلمانوں کو پیچھے پھینکا۔ اس لئے کہ یہ مولوی کہتے تھے کہ جب ہمارے ہاتھ طاقت آئے گی ہم تمہیں تلوار کے زور سے تباہ وبرباد کردیں گے۔ انگریزوں نے کہا اگر تمہاری یہ نیت ہے تو پھر ہم نے تمہیں طاقت میں آنے ہی نہیں دینا۔ نہ طاقت آئے نہ تم ہمیں برباد کرو۔ چنانچہ اب بھی بین الاقوامی سیاست میں یہ بات چل رہی ہے اور یہودی اور ہندوستانی سیاستدان اس چیز سے بے حد فائدہ اٹھارہے ہیں۔

جب بھی کوئی مسلمان طاقتور ہونے لگتا ہے تو چونکہ وہ ہتھیار تو باہر سے مانگتے ہیں ایسی صورت میں یہود، ہنود ان کے کانوں میں جاکر پٹی پڑھاتے ہیں کہ بڑے بے وقوف ہو مسلمانوں کے مذہب میں تو یہ لکھا ہے کہ مذہبی اختلاف کے نتیجہ میں تلوار کے زور سے زبردستی قبضہ کرلو۔ اب تو مجبور ہیں ان کے پاس طاقت نہیں ہے جب طاقت آئے گی یہ تمہیں ماردیں گے۔ اس لئے غیر ملکی طاقتیں ہر وقت چوکنا رہتی ہیں اور ان کو چوکنا کرنے والے مسلمان علماء ہیں جو اپنے منہ سے اپنے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ یہ وہ خوفناک غلطی تھی جو دراصل عالمِ اسلام کے لئے خودکشی کے مترادف تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو اس سے متنبہ فرمایا اور ان کی ہمدردی میں اس قسم کی جہالت کی باتیں کرنے سے منع فرمایا اور بار بار لکھا کہ اس طرح تم اپنا مذہبی نقصان بھی کررہے ہو اور قومی نقصان کے بھی مورد بن رہے ہو۔ لیکن افسوس ہے مسلمان اب تک اس جہالت میں مبتلا ہیں۔

اب جماعت احمدیہ جو تبلیغ کرتی ہے لوگوں کو عقلی اور نقلی دلائل سے سمجھاتی ہے کہ اسلام محبت کا مذہب ہے، پیار کا مذہب ہے، اعلیٰ اخلاق اور اقدار کا مذہب ہے، تحمل اور رواداری کا مذہب ہے، اس میں یہ جائز ہی نہیں ہے کہ مذہبی اختلاف کے نتیجہ میں تلوار اٹھاکر کسی کو قتل کیا جائے۔ تو دوسری طرف سے آواز آتی ہے کہ اچھا پھر فلاں مولوی کا فتویٰ کہاں گیا، فلاں کا فتویٰ کہاں گیا۔ خمینی کو طاقت ملی دیکھو وہ کیا کررہا ہے۔ فلاں کو طاقت ملی دیکھو وہ کیا کررہا ہے تو یہ مولوی ہماری ساری محنت کو ضائع کردیتے ہیں اور اس طرح یہ لوگ تبلیغ اسلام کے رستے میں زبردست روک بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ دشمنان اسلام نے اب پکا اصول بنالیا ہے۔ تمام دنیا میں وہی طاقتور ہیں۔ وہ کہتے ہیں مسلمانوں کو طاقت میں نہ آنے دو تاکہ ان کو ہمارے خلاف علم جہاد بلند کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔

یہ تو وہی بات ہے جو ایک سانسی نے کہی تھی۔ انگریز اور غیر ملکی طاقتیں ہم سے وہی کام کررہی ہیں جو سانسی نے بلّی سے کیا تھا۔ بلّی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اس کو مارنا نہیں چاہئے بلی کو مارو تو اس کی کوک عرش تک جاتی ہے۔ یہ پنجابی کا محاورہ ہے پتہ نہیں سندھی میں بھی اس قسم کا کوئی محاورہ ہے یا نہیں۔ وہاں ہمارے گورداسپور میں ایک سانسی نے ایک دفعہ ایک سیر گھی خریدا۔ اتفاقاً ایک جنگلی بلا آیا اور اس کا سارا گھی پی گیا۔ سانسی کو بڑا غصہ آیا۔ یہ لوگ بڑے ہوشیار ہوتے ہیں بلے بلیاں پکڑ کے کھا بھی جاتے ہیں۔ بلا گھی کے نشے میں کماد میں سویا ہوا تھا۔ سانسی نے اسے پکڑ لیا اسے ذبح کیا اور انتڑیوں سے گھی نچوڑا تو سیر کی بجائے سوا سیر نکلا۔ اس نے بڑے فخر سے بتایا کہ یہ بدمعاش میرا گھی پی گیا تھا اس نے سیر گھی پیا میں نے سوا سیر نکال لیا تو کسی نے اس سے کہا بیوقوف تو نے بڑی غلطی کی ہے بلی کی کوک تو آسمان تک جاتی ہے تم تو مارے گئے۔ اس نے کہا میں بیوقوف نہیں تم بیوقوف ہو۔ میں نے بلے کی کوک نکلنے ہی نہیں دی۔ کوک نکلتی تو آسمان پر جاتی۔ پس مولویوں کے ستائے ہوئے اور ان کے ڈرائے ہوئے یہ لوگ بھی وہی سلوک کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں مسلمانوں کی کوک نکلنے ہی نہیں دینی۔ نہ طاقتور ہوں اور نہ دنیا میں مصیبت ڈالیں۔

اسلام کو نقصان پہنچانے کے اصل ذمہ دار

پس کس قدر جاہلانہ تصور ہے جو ان لوگوں نے قرآن اور اسلام کی طرف منسوب کیا اور اس طرح اسلام کی تبلیغ میں روک بن گئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ لیکن ان لوگوں نے آپ کا نہایت بھیانک چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا حالانکہ آپؐ تو دشمنوں کو معاف کرنے والے تھے۔ جس نے بھی اختلاف مذہب کی وجہ سے کسی پر ہاتھ اٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت سختی سے اس کو روکا ہے۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ آپ کا سلوک مثالی تھا۔ جب امن ہوتا تھا تو آپ ان کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ آپ نے خود اپنے غلاموں کو آزاد کردیا۔ جو لوگ قتل کرنے کی نیت سے گھروں سے نکلتے تھے انکو معاف کردیا۔ یہ ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ!

مگر یہ مولوی ایسے ظالم نکلے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیروں کے سامنے اس طرح پیش کرتے ہیں اور وہ آپؐ کی یہ تصویر بنا کر پیش کرتے ہیں کہ گویا آپؐ کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن تھا اور اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ مذہب اسلام کیا بس یہ کہ قرآن کو قبول کرو ورنہ آئی تلوار۔

اس لئے اسلام کو خطرناک نقصان پہنچانے کے ذمہ دار یہ مولوی لوگ ہیں جن کے جاہلانہ تصور کی وجہ سے اسلامی تبلیغ کو بھی نقصان پہنچا اور اسلامی سیاست کو بھی۔ دنیا ڈر گئی ہے اور وہ اب مسلمان قوم کا اعتبار نہیں کرتی اور اس کے ذمہ دار یہی مولوی ہیں۔ وقت کے جس امام نے اس بیماری کو ظاہر فرمایا اور بڑے زور سے اس بات کو نمایاں کیا تھا کہ اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے، اسلام کا جو تصورِ جہاد مولوی پیش کررہے ہیں وہ غلط ہے تو سب اس کے پیچھے پڑگئے کہ تم ہمارے فائدہ کی بات کیوں کرتے ہو۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

ماہِ مارچ کے چند اہم واقعات

❁...... ۲/مارچ ۱۸۹۷ء: یوم ولادت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ۔

❁...... ۶/مارچ ۱۸۹۷ء: حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام شاتم رسول ﷺ قتل ہوا۔

❁...... ۷/مارچ ۱۹۲۳ء: حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا۔

❁...... ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء: مسجد مبارک ربوہ میں ایک ظالم نے حضرت مصلح موعودؓ پر قاتلانہ حملہ کیا۔

❁...... ۱۲/مارچ ۱۹۱۷ء: پیشگوئی 'زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار' پوری ہوئی۔

❁...... ۱۳/مارچ ۱۹۰۳ء: مینارۃ المسیح اور بیت الدعا کا سنگ بنیاد۔

❁...... ۱۴/مارچ ۱۹۱۴ء: بیعت خلافت ثانیہ۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔

❁...... ۱۵/مارچ ۱۹۸۴ء: گلشن احمد نرسری ربوہ کا افتتاح۔

❁...... ۱۷/مارچ ۱۹۱۴ء: حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد اقصیٰ قادیان میں درس القرآن کا آغاز فرمایا۔

❁...... ۱۸/مارچ ۱۹۶۶ء: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وقف عارضی کی تحریک فرمائی۔

❁...... ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء: یوم مسیح موعود۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا۔ اور حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدینؓ نے سب سے پہلے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

❁...... ۳۱/مارچ ۱۹۷۲ء: مسجد اقصیٰ ربوہ کا افتتاح عمل میں آیا۔

سویڈن میں بین المذاہب سمپوزیم کا کامیاب انعقاد

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ تشہیر

(رپورٹ: آغا یحییٰ خان۔ مبلغ سلسلہ سویڈن)

مورخہ ۲۳/جنوری ۲۰۰۲ء کو جماعت احمدیہ سویڈن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کامیاب سمپوزیم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ سمپوزیم بین المذاہب تھا اور اس کا عنوان:

"Fred Och Min Tro"

(میرا مذہب پرامن ہے)

رکھا گیا۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی جن میں سے اس سمپوزیم میں شامل ہونے والے اسلام احمدیت کے علاوہ عیسائیت، یہودیت، سکھ مت، بدھ مت اور زرتشت مذہب سے تھے۔ تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب سے یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ امن ان کے ایمان کا حصہ ہے۔

اس سمپوزیم کا اعلان مختلف ذرائع سے کیا گیا جن میں سب سے اہم یہ تھا کہ گوتھن برگ (سویڈن) کے ٹی وی، ریڈیو اور تمام اخبارات کو اس کی اطلاع دی گئی اور فرداً فرداً بھی دعوت نامے بھیجے گئے۔ گوتھن برگ کے سب سے زیادہ اشاعت والے اخبار نے (جس کی روزانہ اشاعت چھ لاکھ ہے) خبر لگائی کہ آج گوتھن برگ کی سب سے بڑی لائبریری میں اس قسم کے سمپوزیم کا انعقاد ہو رہا ہے اور جماعت احمدیہ کا خاص طور پر اس میں ذکر کیا۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے پوسٹرز چھپواکر تمام لائبریریز میں اور سکولوں اور کالجوں میں بھی لگائے گئے۔ گوتھن برگ کی سب سے بڑی لائبریری جس میں اس سمپوزیم کا انعقاد ہوا اس کے ہال میں دو صد افراد کی گنجائش تھی اور اللہ کے فضل سے ۱۴۲ سویڈن اور ۵۹۔ احمدی افراد نے اس میں شرکت کی اور کچھ لوگ کرسیوں کے پیچھے بھی کھڑے تھے۔ بعد میں آنے والوں کو لائبریری کی انتظامیہ نے واپس بھیج دیا کیونکہ مزید کی ہال میں گنجائش نہ تھی۔

مکرم عبداللطیف انور صاحب امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے صدارت کی اور ہر مقرر کو بیس منٹ دئے گئے۔ سب سے پہلے ہمارے مقرر یعنی اسلام احمدیت کے نمائندے مکرم میر عبدالقدیر صاحب نے نہایت شاندار طریقہ سے واضح کیا کہ اسلام ایک نہایت پرامن مذہب ہے۔ اکثر حاضرین نے بعد میں اس امر کا برملا اظہار کیا کہ سب سے اچھی تقریر اسلام کے نمائندے کی تھی۔

اس سمپوزیم کی مکمل کارروائی کی ویڈیو فلم بندی بھی کی گئی اور آخر پر تمام مقررین کو جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سویڈن نے اسلامی لٹریچر پر مشتمل تحائف بھی پیش کئے۔ اس طرح اللہ کے فضل سے سمپوزیم کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ الحمد للہ۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساعی کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

دعاؤں، ذکر الٰہی اور روحانیت سے بھر پور ماحول میں

قادیان دار الامان میں جماعت احمدیہ کے ۱۱۰ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

۱۵ ممالک کے پچاس ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

سابق وزیر خارجہ ہند جناب آر ایل بھاٹیہ ایم ۔ پی، وزیر تعلقات عامہ پنجاب جناب نتھا سنگھ دالم، سابق وزراء جناب ترپت راجندر سنگھ، پرتاپ سنگھ باجوہ، سابق وائس چانسلر گورونانک دیو یونیورسٹی اور جنرل سیکرٹری شرومنی گورودوارہ پربندھک کمیٹی کے علاوہ پنجاب ہریانہ اور ہماچل کے غیر مسلم معززین کی شرکت

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۸، ۹، ۱۰ر نومبر کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم افراد نے بھی شرکت کی۔ پچاس ہزار سے زائد کی حاضری میں کم و بیش ۳۸۰۰۰ نومبائعین افراد تھے جو کہ ہندوستان کے قریباً تمام صوبوں سے آئے ہوئے تھے۔ زیادہ تعداد پنجاب، ہریانہ، ہماچل، یوپی، راجستھان، بہار، آندھرا، بنگال اور آسام کے نومبائعین کی تھی جن کے ٹھہرنے کے لئے بیس ایکڑ رقبہ پر محیط خیمہ جات نصب کئے گئے تھے۔ بجلی پانی کا معقول انتظام تھا۔ خیمہ جات کے قریب ہی مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپوری کی کوٹھی کے وسیع صحن میں لنگر خانہ نمبر ۴ کی عارضی تعمیر کی گئی تھی جس میں ۱۵ ہزار کس کا کھانا تینوں دن دو وقت تیار ہوتا رہا۔ اور مہمانوں کے مزاج کے مطابق انہیں ہر طرح کا کھانا تیار کر کے دیا گیا۔ ۲۰ ایکڑ پر محیط خیمہ جات کا ایریا ایک نہایت خوبصورت شہر کا سماں پیش کر رہا تھا جس میں مہمانوں کے لئے ہر طرح کی سہولت کا انتظام کیا گیا تھا۔ موسم کے اعتبار سے مہمانوں کو رضائیاں اور کمبل بھی مہیا کئے گئے تھے۔ رات کے وقت بجلی کی روشنی اور قمقموں میں اس علاقے کی چہل پہل دیکھتے ہی بنتی تھی۔ خیمہ جات کے علاقہ میں ایک عارضی مسجد بھی تعمیر کی گئی تھی جس میں نماز تہجد کے علاوہ باجماعت نمازوں اور درس کا بھی اہتمام تھا۔

خیمہ جات کی رہائش کے علاوہ باقی مہمان سکولوں، کالجوں، گیسٹ ہاؤسز، لنگر خانہ اور جدید ہسپتال کی وسیع عمارت میں مقیم رہے۔ ان کے علاوہ قادیان کے قریباً تمام گھروں میں مہمانوں کا قیام رہا۔ بعض غیر مسلموں نے بھی نہایت خوشدلی سے اپنے مکان مہمانوں کی رہائش کے لئے دئے تھے۔

معائنہ انتظامات

مورخہ ۲۰۰۱-۱۱-۴ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمائندہ کے طور پر جلسہ کے رضاکاران کا اور انتظامات جلسہ کا معائنہ فرمایا۔ اس موقعہ پر آپ کے ہمراہ محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ، محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ اور محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب افسر
خدمت خلق بھی موجود تھے ۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں تمام رضاکاران کو نہایت خوشدلی اور اطاعت کے جذبہ سے خدمت بجالانے کی تلقین فرماتے ہوئے دعا کرائی جس کے بعد تمام رضاکاران اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر مستعد ہو گئے۔

گزشتہ کی طرح اس سال بھی قادیان کے رضاکاران کے ساتھ ہندوستان اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے مہمان رضاکاران نے بھی بڑی خوش اسلوبی اور خندہ پیشانی سے اپنی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اور کثرت سے ان میں نو احمدی رضاکاران تھے اس کے علاوہ اس جلسہ سالانہ میں متعدد اسپیشل ٹرینیں اور بسیں اور کاریں ہندوستان کے کونے کونے سے افراد جماعت اور بغرض تحقیق غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کو لے کر آئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام مبلغین و معلمین اپنے ساتھ لائے ہوئے نو احمدی افراد اور تحقیق کے لئے تشریف لانے والے دیگر افراد کی پوری مستعدی کے ساتھ راہنمائی کرتے رہے۔

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر جلسہ کے شرکاء کا ایک منظر جو "یَأْتِیْكَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ" کی صداقت کا اعلان کر رہا ہے

پہلے روز کا اجلاس

اس مبارک جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس مورخہ ۸ر نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعرات کی پہلی نشست کی صدارت محترم جناب سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ربوہ نے فرمائی ۔ حسب پروگرام محترم صدر صاحب اجلاس نے لوائے احمدیت لہرایا اور اس کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر سے قادیان کی فضا گونج اٹھی ۔ تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کے بعد صدر اجلاس محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ربوہ نے مختصر افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔ اس اجلاس میں علی الترتیب تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر بعنوان "اسلام کا پیش کردہ رب العٰلمین خدا" محترم جناب ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے فرمائی۔ اور دوسری تقریر محترم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے زیر عنوان "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کی۔ اور تیسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر فرمائی۔

اس کے علاوہ بیرونی مہمانوں میں سے مکرم حنیف جواہر صاحب، سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس اور Mr Tommy Kallon (برطانیہ) نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے روز کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم حنیف صاحب جواہر امیر قافلہ ماریشس شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے بعنوان "مسلم جماعت احمدیہ کا مالی نظام" پر تقریر کی۔

بعد ازاں علی الترتیب تعارفی تقاریر ہوئیں۔ اور ہر مقرر نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے قبول کرنے پر اور جلسہ سالانہ میں بابرکت شمولیت اور غیر معمولی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے خدا کا شکریہ ادا کیا اور احباب سے دعا کی درخواست کی۔ اس تعارفی پروگرام میں مکرم لال محمد صاحب ویسٹ گوداوری آندھرا، مکرم محمد مصطفیٰ ورنگل آندھرا، مکرم اقبال احمد صاحب اقبال کرناٹک، مکرم عبدالسبحان صاحب کرناٹک، مکرم مرزا حبیب اللہ صاحب بنگال عارضی معلم کلاس، مکرم مجیب الرحمٰن صاحب بنگال نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دوسرا دن۔ پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس بوقت دس بجے صبح زیر صدارت محترم عبدالباسط خان صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ اڑیسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اس کے ترجمہ و نظم کے بعد پہلی تقریر بعنوان "برکات خلافت علی منہاج نبوت" محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین نے پیش فرمائی۔ جبکہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے زیر عنوان "فیضان ختم نبوت جاری ہے" نہایت جامع تقریر پیش فرمائی۔ اس پروگرام کی تیسری اور آخری تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

فاضل انچارج مبلغ کیرالہ نے "اسلامی عبادات" کے عنوان پر نہایت ہی تفصیل اور جامعیت سے روشنی ڈالی۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس ٹھیک اڑھائی بجے زیر صدارت محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ وناظر بیت المال خرچ وناظر تعلیم قادیان منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں پہلی تقریر محترم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کیرلہ نے زیر عنوان "احمدیہ مسلم جماعت کے عقائد" پیش فرمائی۔ اس اجلاس میں درج ذیل احباب وحضرات نے جلسہ کے متعلق اپنے اپنے تاثرات پیش فرمائے۔ تاثرات پیش کرنے والوں میں نو مبائعین اور نمائندگان شامل تھے۔ ان تمام حضرات نے جماعت کے بے مثال نظم وضبط اور ڈسپلن کی اپنے اپنے الفاظ میں بھرپور سراہنا کی۔ انہوں نے اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے اور احمدیت میں داخل ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا کی درخواست کے ساتھ اپنے تاثرات کو ختم کیا۔ پروگرام تعارفی تقاریر میں مکرم محمد لیٰسین باری صاحب ہماچل، مکرم محمد قاسم صاحب راجستھان، مکرم نور محمد صاحب تامل ناڈو، مکرم محمد علی اکبر صاحب بہار اور مکرم کالے صاحب داؤد بھائی آف کرناٹک نے خطاب کرنے کی توفیق پائی۔

ان تعارفی تقاریر سے قبل محترم جناب رگھو نندن لال صاحب بھاٹیہ ممبر آف پارلیمنٹ اور سابق وزیر خارجہ نے بھی چند منٹ کے لئے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے جماعت کے ساتھ اپنے غیر معمولی تعلق کا اظہار کیا اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام کو اپنے قول وفعل سے پیش کرتی ہے۔ اور دنیا بھر میں مذہبی رواداری اور باہم پیار ومحبت کی تعلیم کے لئے ہر طرح جدوجہد کرتی ہے۔ اور بڑے زور سے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستان تشریف لائیں یہ ہماری نہایت خوش قسمتی ہوگی اور اس تعلق سے جس قسم کے تعاون کی ضرورت ہو میں ضرور بھرپور تعاون کروں گا۔ اور شکریہ کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

خطبہ جمعہ

۹؍ نومبر کو شام ٹھیک ساڑھے پانچ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطبہ جمعہ نشر ہوا جو کہ تمام حاضرین جلسہ نے جلسہ گاہ میں، مسجد اقصیٰ میں اور دیگر قیام گاہوں میں دیکھا اور سنا۔

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کے تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت محترم عبد الحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر جموں وکشمیر نے فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ قادیان نے بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری وانذاری پیشگوئیاں" پیش فرمائی۔

اجلاس کی دوسری تقریر بعنوان "حکومت وقت اور مسلم جماعت احمدیہ" بزبان انگریزی مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے فرمائی جبکہ ایک معزز مہمان محترم بابا کشمیرہ سنگھ صاحب جالندھر نے بھی تقریر کی اور تقریر کے آغاز میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا جس کا احباب نے بھرپور جواب دیا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی اور جماعت کے ساتھ گہرا تعلق اور عقیدت کا اظہار فرمایا جماعت کے کاموں کی تعریف کی اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کو مبارکباد پیش کی۔ اس اجلاس میں حسب ذیل احباب نے اپنی اپنی تعارفی تقاریر پیش کیں مکرم نذیر احمد صاحب بھوئیاں بنگلہ دیش مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں صدر مجلس انصار اللہ جرمنی اور مکرم ریان غلام صاحب ساؤتھ افریقہ۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس ٹھیک اڑھائی بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد حسب پروگرام اس اجلاس میں بزبان پنجابی محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب وہماچل نے اپنے مخصوص انداز میں "موعود اقوام عالم" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ موصوف نے تمام مذہب کی کتب خصوصاً قرآن مجید سے چیدہ چیدہ حوالہ جات اور دلائل پیش کر کے اپنی تقریر کو مزین فرمایا۔

پروگرام کے مطابق تقریب تقسیم گولڈ میڈل منعقد ہوئی اور محترم وحید الدین صاحب شمس نائب ناظر تعلیم قادیان نے ایک مختصر تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اسکیم کا حوالہ دیا اور فرمایا اس اسکیم کے تحت آج دو خوش قسمت طالبات کو یونیورسٹیوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈلز دیئے جائیں گے۔ کیونکہ دونوں انعام حاصل کرنے والی لڑکیاں تھیں اس لئے محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے زنانہ جلسہ گاہ میں ہر دو طالبات کو انعامات تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد علی الترتیب متعدد غیر مسلم معززین نے تعارفی تقاریر کیں ان احباب کے اسماء یوں ہیں۔

محترم جناب نتھا سنگھ صاحب دالم وزیر تعلقات عامہ پنجاب نے چیف منسٹر پنجاب سردار پرکاش سنگھ بادل کا پیغام پڑھ کر سنایا جو انہوں نے اس جلسہ کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں مس کرن جوت کور جنرل سیکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی سردار ہربھجن سنگھ سوچ سابق وائس چانسلر گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر، سنت بابا درشن سنگھ جی، سوامی بھگوان داس جی، شری مہتاب سنگھ ممبر ضلع پریشد جھجھر ہریانہ شری سیل وال صدر بہوجن مہا پنچایت ہریانہ شری دھرم سنگھ جی سرپنچ سوبری ضلع کرنال شامل تھے۔ ان تمام معززین نے جلسہ سالانہ کی مبارکباد دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ان کوششوں کو سراہا جو وہ دنیا میں محبت اور بھائی چارے کے قیام کے لئے کر رہی ہے۔

اس موقعہ پر محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل نے ہماچل کے وزیر اعلیٰ اور گورنر کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

شکریہ احباب

اس کے بعد محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان وافسر جلسہ گاہ نے تمام رضاکاران اور حکومت ہند اور حکومت پنجاب اور محکمہ ریلوے کے علاوہ متعدد سرکاری محکمہ جات کا انفرادی طور پر ذکر کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے اس جلسہ سالانہ کو کامیاب رنگ میں منعقد کرنے کی توفیق وسعادت بخشی ہے۔

اس کے بعد محترم صدر اجلاس صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مختصراً اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح دعا کے ساتھ اس مبارک جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ

☆......☆......☆......☆

متفرق امور

☆...... اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۱۱؍ نومبر ۲۰۰۱ء بوقت دس بجے صبح مسجد اقصیٰ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان منعقد ہوا۔

☆...... ایام جلسہ میں مسجد اقصیٰ کے علاوہ مسجد دارالانوار، مسجد ناصر آباد اور خیمہ جات کی عارضی مسجد میں نماز تہجد پڑھانے اور بعد نماز فجر درس کا انتظام رہا اور مختلف علماء کرام نے مختلف اہم مضامین پر درس دینے کی سعادت پائی۔ الحمد للہ

☆...... مختلف اجلاسات کے دوران تقاریر کے درمیانی وقفہ میں مختلف افراد کو پاکیزہ نظمیں پیش کرنے کا موقعہ ملا۔

☆...... حسب سابق امسال مورخہ ۱۰؍ نومبر کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے تقریباً ۲۷۔ اعلانات نکاح فرمائے۔

☆...... امسال بفضلہ تعالیٰ ملیالم، تیلگو، تامل،

باقی صفحہ نمبر ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر جلسہ کے شرکاء کا ایک اور دلکش منظر

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

قبولیت دعا کے بعض واقعات

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳۱؍مارچ ۲۰۰۱ء میں بعض احمدیوں کے قبولیت دعا کے واقعات (مرتبہ: سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب) بیان کئے گئے ہیں۔

☆ حضرت شیخ عبدالرحیم صاحب شرما بیان کرتے ہیں کہ مَیں سردیوں میں ایک دفعہ بیمار ہو گیا۔ اکیلا پڑا گھبرا گیا تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ مسلمان ہو کر تم نے کیا پالیا؟ اب بیمار پڑے ہو، کوئی پاس پانی دینے والا بھی نہیں، بہن بھائی، بیوی بچے، والدہ سب ہی ہیں لیکن کوئی تمہارے منہ نہیں لگتا۔ ہندو رہ کر خدا کی عبادت نہیں کر سکتے تھے؟۔ اس پر میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ یہ شیطانی وساوس ہیں چنانچہ مَیں نے لحاف میں ہی تیمّم کر کے نماز شروع کی اور خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ اگرچہ سب نے مجھے چھوڑ دیا ہے لیکن تُو تو سب سے بڑھ کر میرا ہمدرد ہے...... نماز میں خوب رویا اور مجھے ایسا پسینہ آیا کہ میرا بخار اتر گیا اور دل کو غیر معمولی تسکین و راحت نصیب ہو گئی۔

☆ حضرت چودھری غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے بیٹے نے دسویں کا امتحان دیا تھا۔ مَیں نے اُس کی کامیابی کیلئے نتیجہ نکلنے کے روز باہر تنہائی میں جاکر عاجزی سے دعا کی۔ میری دعا منظور ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک لڑکا لاہور سے نتیجہ نقل کر کے لایا جس میں میرے بیٹے کا نام نہ تھا۔ اُس نے رونا شروع کر دیا۔ مَیں نے اُسے تسلّی دی کہ کل تک انتظار کرو۔ اگلے روز ڈاک سے نتیجہ پہنچا تو وہ بھی کامیاب ہونے والوں میں شامل تھا۔

☆ حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کی اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہو گئیں۔ آپؓ نے ڈاکٹر محبوب عالم صاحب سے فرمایا کہ میری بیوی کے بچنے کی بظاہر کوئی امید نہیں لیکن جب آپ یہ دیکھیں کہ اب انتہائی حالت پیدا ہو گئی ہے تو مجھے بتادیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے ڈاکٹری اصول کے خلاف ہے۔ آپؓ نے جواب دیا کہ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اب جب مَیں دعا کرتا ہوں تو آپ کا وجود امید ہو کر روک بن جاتا ہے اور اس وجہ سے اضطراب پیدا ہی نہیں ہوتا جو دعا کے لئے ضروری ہے۔ اس پر وہ مان گئے۔ تین روز کے بعد انہوں نے مجھے کہا کہ آج کی رات گزرنی مشکل ہے۔ حضرت بقاپوری صاحبؓ اپنی بیوی کے پاس آئے، نبض ٹٹولی، واقعی حالت غیر ہو رہی تھی۔ آپؓ نے وضو کیا اور نماز شروع کی۔ جب سجدہ میں دعا کرنی شروع کی اور ربودگی کی حالت پیدا ہو گئی...... اس پر دائیں جانب سے آپؓ کو آواز آئی: "ہم تو اچھا کر رہے ہیں"۔ یہ خوشخبری ملنے پر آپؓ نے نماز ختم کی، آنسو پونچھے اور بیوی کے پاس آکر دیکھا تو یقین ہو گیا کہ خدا نے فضل فرمادیا ہے۔ دو منٹ بعد بیوی نے کروٹ لی اور پانی کے الفاظ کہے۔ پانچ منٹ میں وہ اس قابل ہو گئی کہ اُسے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی خوشخبری سنادی۔ صبح جب ڈاکٹر آپؓ کی بیوی کو دیکھنے آئے تو وہ اُٹھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔

☆ مکرم عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کو ڈبل نمونیہ ہو گیا اور علاج کے باوجود طبیعت بگڑتی چلی گئی۔ جب دعا کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تو مَیں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی۔ آپؓ نے فرمایا: "بہت اچھا"۔ دوسرے روز آپؓ نے میری بیوی کا حال پوچھا تو مَیں نے عرض کیا کہ پہلے سے افاقہ ہے۔ آپؓ نے تسلی دی اور تشریف لے گئے۔ تیسرے روز پھر تشریف لائے تو مَیں نے عرض کیا کہ اب تو قریباً آرام ہی آگیا ہے۔

☆ مکرم حافظ عبدالرحمٰن بٹالوی صاحب کا بیان ہے کہ مَیں نے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ سے عرض کیا کہ میری بیٹی ایف۔اے فلاسفی کا امتحان دے رہی ہے، اُس کے لئے دعا کریں۔ آپؓ نے خاص رقّت کی حالت میں لمبی دعا کی اور فرمایا کہ آپ کی بچی کامیاب ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ فلاسفی میں ضلع گورداسپور میں اوّل آئی۔

....

☆ ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا دسمبر ۲۰۰۰ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت دعا کا ایک نشان "حیات فیض" مؤلفہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن کامٹی صاحب سے منقول ہے۔ مکرم عبدالحیٔ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹیؓ نے ۱۹۰۰ء میں بیعت کی۔ آپؓ کے ہاں کوئی بچہ زندہ نہ رہتا تھا اور میری پیدائش سے قبل چھ بچے فوت ہو چکے تھے۔ میرے والد کے حضرت مولوی فیض الدین صاحبؓ سے نہایت گہرے تعلقات تھے۔ ان کے خاندان کے تقدس کے باعث میری دادی صاحبہ نے میرے والد صاحب کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ حضرت مولوی صاحبؓ کے گھر جاکر رہیں اور اس گھر کی برکت سے خدا انہیں عمر پانے والی اولاد عطا کرے گا۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ نے اپنے مکان کا ایک حصہ خالی کر دیا اور اس معاملہ سے متعلق والد صاحب سے ایک خط حضرت مسیح موعودؑ کو لکھوایا تاکہ حضورؑ دعا کریں۔ حضورؑ نے جواباً تحریر فرمایا کہ دعا کی گئی ہے۔ اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ سے ایک دوائی لے کر ارسال کی۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں مَیں پیدا ہوا۔ اطلاع ملنے پر حضورؑ نے تحریر فرمایا کہ اس کا نام عبدالحیٔ رکھو، یہ انشاء اللہ زندہ رہے گا۔ پھر حضورؑ کی دعا کے طفیل مزید اولاد بھی عطا ہوئی اور والد صاحب کثیرالاولاد ہوئے۔

محترم عبدالحیٔ صاحب جب فوت ہوئے تو صرف آپ نے چالیس افراد یادگار چھوڑے تھے جو دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہیں۔

.......❁.......❁.......❁.......

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۶؍مارچ ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

مبحث رائگاں سے اٹھتا ہے
سارا فتنہ زباں سے اٹھتا ہے
امر تخلیقِ دو جہاں کا خمیر
فقرہ کن فکاں سے اٹھتا ہے
جو بھی پہنچا مقامِ ارفع تک
وہ اسی خاکداں سے اٹھتا ہے
نامرادی ہے اُس کی قسمت میں
جو ترے آستاں سے اٹھتا ہے

.......❁.......❁.......❁.......

محترم قریشی نورالحق تنویر صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۹؍فروری ۲۰۰۱ء اور ۱۶؍مارچ ۲۰۰۱ء میں محترم قریشی نورالحق تنویر صاحب کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے مختصر ذکر خیر کیا گیا ہے۔

آپ ۳؍ستمبر ۱۹۳۱ء کو حضرت مولوی قریشی سراج الحق صاحبؓ پٹیالوی کے ہاں پیدا ہوئے جنہیں ۱۸۹۴ء میں چاند و سورج گرہن کا نشان دیکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت عطا ہوئی تھی اور وہ بعد ازاں لمبے عرصہ تک پٹیالہ کے سیکرٹری مال اور امیر جماعت بھی رہے۔ ۳۰؍نومبر ۱۹۵۴ء کو لاہور میں وفات ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک ہوئے۔ محترم قریشی صاحب کی والدہ سہارنپور کی رہنے والی تھیں اور آپ کے بچپن میں ہی اُن کا انتقال ہو گیا تھا۔

محترم تنویر صاحب ۳؍ستمبر ۱۹۳۱ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ ۱۹۴۵ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فرقان بٹالین میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۹۵۳ء میں جامعۃ المبشرین سے شاہد کی ڈگری لی۔ پھر پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کیا۔ ۱۲؍اپریل ۱۹۵۶ء کو عربی کی مزید تعلیم کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے اور الازھر یونیورسٹی قاہرہ (مصر) سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ۲۱؍جولائی ۱۹۶۲ء کو واپس تشریف لائے۔ مصر آپ نے عربی ادب میں ایم۔اے کیا اور آپ کے تحقیقی مقالہ پر آپ کو طلائی تمغہ دیا گیا۔ آپ پہلے پاکستانی تھے جنہیں یہ اعزاز حاصل ہوا۔

آپ کی شادی محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب آف سری گوبندپور کی صاحبزادی سے ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے تعلیم قادیان میں حاصل کی تھی لیکن احمدی نہیں تھے۔ جب وہ واپس جانے لگے تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اُن سے پوچھا کہ کیا اُن پر احمدیت کی صداقت ابھی منکشف نہیں ہوئی۔ جواب نفی میں ملا تو حضرت میاں صاحبؓ نے فرمایا کہ صرف ایک رات اَور ٹھہر جائیں۔ چنانچہ اُسی رات اُنہیں خواب آیا اور اگلے روز ہی وہ احمدی ہو گئے۔ وہ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے اور بہت دعاگو اور بزرگ شخصیت تھے۔

محترم قریشی صاحب مصر سے واپسی پر جامعہ احمدیہ میں استاد مقرر ہوئے جہاں تادمِ آخر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ناظم الامتحانات، سپرنٹنڈنٹ ناضر ہوسٹل، صدر شعبہ عربی، نائب پرنسپل اور قائمقام پرنسپل بھی رہے۔ نیز دارالقضاء کے قاضی اور سولہ سال تک اپنے محلّہ کے صدر بھی رہے۔ خدام الاحمدیہ کے مرکزی عہدوں بشمول نائب صدر دوم پر بارہ سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ جلسہ سالانہ کے لئے سالہا سال ناظم اجرائے پرچی خوراک رہے۔ بہت محنت اور لگن سے اپنے فرائض انجام دینے کے عادی تھے اور بہت زیرک، معاملہ فہم اور دھیمے مزاج کے حامل تھے۔ ۶؍فروری ۲۰۰۱ء کو لاہور میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام فیکس میں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ جماعت کو اس بے لوث، شریف النفس خادم دین کا نعم البدل عطا فرمائے"۔

محترم چودھری محمد صدیق صاحب کا بیان ہے کہ محترم قریشی صاحب کو نفس مطمئنہ ملا ہوا تھا۔ لمبی آخری بیماری میں بھی گھبراہٹ یا مایوسی کا اظہار کرنے کی بجائے یہی کہا کہ مَیں بالکل مطمئن ہوں۔

....

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۱؍جون ۲۰۰۱ء میں مکرمہ طاہرہ تنویر صاحبہ اپنے شوہر محترم قریشی نورالحق تنویر صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ شادی سے قبل واقفین زندگی کے بارہ میں مجھے زیادہ شعور نہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میرے والد محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مرحوم بے حد نیک انسان تھے۔ وہ قریباً بیس سال فالج کے مریض رہے۔ اس دوران جب اُن کے علاج کے لئے بھی رقم کی ضرورت تھی، تینوں بچوں کی تعلیم اور شادیوں کی ذمہ داری ہنوز باقی تھی اور پنشن کے علاوہ کوئی ذریعہ آمد نہیں تھا، ایسے میں انہوں نے کلیم میں ملنے والی ساری رقم چندہ میں دیدی۔ اُن کا یہ اقدام اُس وقت اپنی کم فہمی کی بناء پر ہمیں بُرا لگا۔ پھر اُن کی طبیعت کی حد درجہ اصول پسندی اور سختی کو بھی ہم نیکی سمجھتے ہوئے واقفین زندگی کے بارہ میں یہی تأثر رکھتے تھے کہ یہ لوگ کچھ سخت اور خشک طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن چھتیس سالہ

رفاقت میں ایک لحہ کیلئے بھی یہ خدشہ صحیح ثابت نہ ہوا۔ آپ بہت منکسر المزاج، بردبار اور قناعت پسند تھے۔ بچوں سے خاص طور پر شفقت کا سلوک تھا اور مہمان نوازی آپکی سرشت میں تھی۔ لباس سادہ مگر صاف ستھرا پہنتے۔ عام طور پر کسی ملنے والے کو انکار نہ کرتے لیکن اگر کوئی حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ یا درس کے دوران آجاتا تو اکثر کہلادیتے کہ خطبہ یا درس کے بعد آئیں۔

آپ نے قاہرہ سے عربی ادب میں ایم۔اے کیا تھا۔ اگر کبھی کسی نے عربی پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو مصروفیت کے باوجود کبھی انکار نہ کیا اور نہ کبھی معاوضہ لیا۔ قاہرہ میں چھ سالہ قیام کے دوران ایک روز بھی ڈائری لکھنے کا ناغہ نہ کیا اور تقریباً ہر روز کی ڈائری کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا کہ الحمدللہ آج بروقت تہجد کے وقت آنکھ کھل گئی۔

بہت متوکل انسان تھے۔ اشد ضرورت کے وقت بھی چہرے پر اطمینان ہوتا اور ہمہ وقت اور شبینہ دعاؤں میں مصروف رہتے۔ اکثر اللہ تعالیٰ غیر متوقع طور پر ایسے سامان پیدا فرمادیتا کہ عقل دنگ رہ جاتی۔ شدید اور اذیت ناک بیماری میں بھی ایک لفظ ناامیدی اور ناشکری کا نہ نکالا۔ آخری الفاظ بھی الحمدللہ، الرحمٰن، الرحیم تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی باجماعت نماز سے محروم رہے ہوں۔ اگر مسجد نہ جاسکتے تو گھر میں ہی باجماعت نماز ادا کرتے۔

اکثر جامعہ سے آکر کھانا کھانے بیٹھتے تو محلّہ کا کوئی ضرورتمند اپنی غرض لے کر آجاتا اور آپ اپنے نفس اور آرام کو پس پشت ڈال کر اُس کا کام کرنے لگ جاتے۔ آخری شدید بیماری کے علاوہ رات کے پچھلے پہر جب بھی میری آنکھ کھلی مَیں نے انہیں نماز میں مصروف پایا۔ ہر بات پُروقار اور دھیمے انداز میں کرتے۔ بہت معاملہ فہم تھے، سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتے لیکن پھر مضبوطی سے اس پر قائم رہتے۔ مَیں ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہوں اس لئے اپنی مصروفیت کے باوجود بوقت ضرورت گھر کے کاموں میں بھی مدد کرتے۔

❁ ❁ ❁

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳رجون ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرمہ صائمہ امینہ صاحبہ کی ایک نظم سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:-

ہم زمانے میں بس اک اسی سے ملے
جس طرح زندگی، زندگی سے ملے
ان نگاہوں کی چلمن جو وا ہو اگر
تو نہ کوئی کبھی بھی کسی سے ملے
دل کہ بے تاب تھا ہر گھڑی دید کو
ہم بھی کیسے عجب آدمی سے ملے
یہ ہے میخانہ یا پھر نگاہیں تری
جو بھی دیکھے یہاں بے خودی سے ملے

❁ ❁ ❁

محترم چودھری ولی محمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۴رمارچ ۲۰۰۱ء میں مکرم جاوید احمد جاوید صاحب اپنے والد محترم چودھری ولی محمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ چودھری جھنڈے خان کے ہاں ۱۹۲۴ء میں وریاہ نزد قادیان پیدا ہوئے۔ میٹرک کرکے برطانوی فوج میں شامل ہوگئے اور تقسیم ملک کے بعد فیصل آباد کے ایک گاؤں میں آباد ہوکر کاشتکاری شروع کردی۔ اسی دوران اپنے بھائیوں کی تعلیم کے سلسلہ میں لاہور گئے جہاں احمدیوں سے تعارف ہوا جن کے ساتھ گفتگو کے نتیجہ میں ۱۹۵۰ء کے جلسہ سالانہ پر بیعت کی توفیق پائی۔ بہت مخالفت ہوئی لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ ایک سال کے بعد آپ کی اہلیہ نے بھی احمدیت قبول کرلی۔ احمدی ہونے سے قبل آپ کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ قبول احمدیت کے دو سال کے عرصہ میں میری پیدائش ہوئی تو آپ نے مجھے وقف کرنے کا عہد کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مزید پانچ بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائے جو سب صاحب اولاد ہوئے۔

۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کی وقف کی تحریک پر آپ نے خود کو پیش کردیا۔ چنانچہ آپ کو محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) میں مینیجر مقرر کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ کی والدہ نے حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ کی انہیں ضرورت ہے۔ اس پر حضورؒ نے آپ کو لکھا کہ آپ کا وقف قبول ہے، والدین کی خدمت کریں۔ چنانچہ آپ واپس فیصل آباد آگئے اور دوبارہ کاشتکاری شروع کردی۔

آپ کو مقامی جماعت کی صدارت کے ساتھ ساتھ امیر حلقہ کے طور پر بھی آخر دم تک خدمت کی توفیق عطا ہوئی۔ رفاہی کاموں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہے اور گاؤں میں لڑکیوں کے سکول اور پختہ سڑک کی تعمیر کے علاوہ کئی اہم کاموں میں نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔

❁ ❁ ❁

باکسنگ

باکسنگ طاقت، مہارت، پھرتی اور ذہانت کا کھیل ہے جس کا آغاز یونان میں ہوا۔ اُس وقت دو باکسر ایک چوکور پتھر پر آمنے سامنے بیٹھ جاتے تھے اور اشارہ ملتے ہی ایک دوسرے پر مکّوں کی بارش کردیتے۔ جب اُن میں سے ایک نڈھال ہوکر گر جاتا تو فاتح باکسر ایک موٹے ڈنڈے سے مار مار کر گرنے والے کو ہلاک کردیتا۔ بعد میں رومیوں نے اس کھیل میں مزید بربریت داخل کرتے ہوئے کیل لگے دستانوں کا استعمال شروع کیا۔ اس کھیل میں مقابل کی آنکھیں نکال دینا، اٹھاکر زمین پر پٹخنا اور کشتی کی طرح داؤ پیچ استعمال کرنا جائز تھا۔ سالہاسال یہی طریق رائج رہا۔

۱۷۴۳ء میں ایک عظیم باکسر جیک براٹن نے باکسنگ کے قوانین (لندن پرائز رنگ رولز) بناکر اس کھیل کو مہذب بنانے کی کوشش کی۔ ان قوانین میں پھر ترامیم ہوتی رہیں لیکن باکسنگ کو اس وقت محفوظ تصور کیا گیا جب کوئنزبری کے نواب نے کچھ نئے قوانین شامل کئے جن میں دستانوں کا استعمال، راؤنڈز کے درمیان وقفہ اور کسی باکسر کے گرنے کی صورت میں دس سیکنڈ تک گنتی شروع کی گئی۔ آج بھی انہی قوانین کے تحت باکسنگ کھیلی جاتی ہے۔

۱۸۸۲ء میں عظیم امریکی باکسر جان ایل سلیون نے پہلا عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ ۱۸۹۲ء میں یہ اعزاز جم کوربیٹ نے سلیون کو شکست دے کر حاصل کرلیا۔

باکسنگ کے فروغ کے لئے جان ایل سلیون کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے سارے امریکہ کا دورہ کرکے باکسنگ کے مقابلے کئے۔ بعد ازاں ۱۹۲۰ء میں ورلڈ باکسنگ ایسوسی ایشن قائم ہوئی اور ۱۹۶۳ء میں ایک متوازی تنظیم ورلڈ باکسنگ کونسل کے نام سے بنی جو ۱۹۸۳ء میں انٹرنیشنل باکسنگ فیڈریشن کہلائی۔ یہ دونوں تنظیمیں گیارہ مختلف اوزان کی درجہ بندیوں کے مقابلوں کی منظوری دیتی ہیں۔ اس طرح بعض اوقات دو باکسر عالمی چیمپئن کہلاتے ہیں۔ پھر اُن کا باہمی مقابلہ کرواکے غیر متنازعہ عالمی چیمپئن منتخب کیا جاتا ہے۔

یہ مضمون مکرم شیخ مظفر احمد شرما صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۲راپریل ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت ہے۔

❁ ❁ ❁

حضرت سردار محمد ایوب خان صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۸رفروری ۲۰۰۱ء میں حضرت سردار محمد ایوب خانصاحبؓ کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب رقمطراز ہیں کہ آپؓ کے دادا لطف اللہ خان صاحب اپنے بھائی کے ہمراہ افغانستان سے ہجرت کرکے ہندوستان آئے تھے۔ بھائی نے پنجاب میں اور آپؓ نے مراد آباد میں سکونت اختیار کرلی، یہیں شادی کی اور اولاد ہوئی۔

حضرت سردار محمد ایوب خانصاحب کا کوئی مقدمہ عدالت میں چل رہا تھا جس میں کامیابی ناممکن نظر آتی تھی۔ اس دوران آپ کی ملاقات کسی احمدی سے ہوئی جس کے مشورہ پر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ مقدمہ میں خدا تعالیٰ آپ کو فتح دی اور آپ عقیدت و محبت کے جذبات لے کر قادیان پہنچ گئے۔ حضور علیہ السلام کو دیکھا تو دل نے سچائی کا اقرار کیا۔ چنانچہ بیعت کی سعادت حاصل اور داعی الی اللہ بن کر کوٹے۔ شدھی تحریک کے دوران آپؓ کو نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ قادیان سے مراد آباد جانے والے وفد نے آپؓ کے مکان پر ہی قیام کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار فرمایا کہ مجھے ایک دوست رسالدار میجر محمد ایوب صاحبؓ کا احسان ساری زندگی نہیں بھول سکتا۔ آپؓ حضرت مسیح موعودؑ سے ملنے گورداسپور آئے اور دو باتیں ایسی کیں جو میرے لئے ہدایت کا باعث بنیں۔ ایک یہ کہ دلّی کا رواج تھا کہ بچے باپ کو تم کہہ کر مخاطب کرتے تھے، لکھنؤ وغیرہ میں آپ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ مَیں حتی الوسع حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کرنے سے کتراتا تھا لیکن اگر ضرورت پڑ جاتی تو "تم" کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔ ایک بار مجھے اس دوست کی موجودگی میں حضورؑ سے تم کہہ کر بات کرنا پڑی تو انہوں نے مجھے بازو سے پکڑا اور مجلس سے ایک طرف لے جاکر کہا کہ میرے دل میں آپ کا بڑا ادب ہے لیکن یہ ادب ہی چاہتا ہے کہ آپ کو آپکی غلطی سے آگاہ کروں اور وہ یہ کہ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کرتے وقت "آپ" کہنا چاہئے نہ کہ "تم"، ورنہ پھر آپ نے یہ غلط لفظ بولا تو جان لے لوں گا۔

اگرچہ میرے نزدیک تم اور آپ میں فرق نہ تھا لیکن اس دوست کی نصیحت کے بعد مَیں حضورؑ کے لئے آپ کا لفظ استعمال کرنے لگا۔ اسی طرح جب مَیں نے کچھ لڑکوں کو نکٹائی لگاتے دیکھا تو مَیں نے بھی ایک نکٹائی لگانی شروع کردی۔ اس پر وہی دوست مجھے پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور کہنے لگے کہ آج آپ نے نکٹائی پہنی ہے تو ہم کل کنچنیوں کا تماشہ دیکھنے لگ جائیں گے کیونکہ ہم نے تو آپ سے سبق سیکھنا ہے۔ جو قدم آپ اٹھائیں گے، ہم آپ کے پیچھے چلیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے مجھ سے نکٹائی مانگی اور مَیں نے اتار کردیدی۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ایک مخلص متبع کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب خانصاحبؓ بہت نیک دل، شفیق اور ہمدرد خلائق انسان تھے۔ دنیوی لحاظ سے بلند مرتبہ تھے لیکن انکسار کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ۱۹۳۶ء میں آپؓ کی وفات ہوئی، تدفین مراد آباد میں ہوئی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ صحابہ میں یادگاری کتبہ نصب کیا گیا۔

❁ ❁ ❁

محترمہ خدیجہ کوپ مین صاحبہ

محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ المعروف اماں خدیجہ (کوپ مین) ۱۱رجنوری ۲۰۰۱ء کو قریباً ۷۸ سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئیں۔ آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶رمارچ ۲۰۰۱ء میں مکرم محمود مجیب اصغر صاحب رقمطراز ہیں کہ مرحومہ قریباً بیس سال سے لندن میں مقیم تھیں، دینی خدمات اور علمی کاموں میں پیش پیش تھیں۔ سالہاسال تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں اعزازی خدمت کی توفیق پائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے براہ راست بھی کئی علمی اور جرمن ترجمہ کے کام بھی آپ سے کروائے۔

آپ جرمن تھیں اور آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں قبول احمدیت کی توفیق پائی تھی۔ احمدی ہونے پر آپ کا نام جمیلہ رکھا گیا جسے ۱۹۶۷ء میں شادی کے بعد محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب نے بدل کر خدیجہ کردیا۔ ڈاکٹر صاحب واقف زندگی تھے چنانچہ آپ بھی اُن کے ہمراہ سیرالیون، غانا اور برطانیہ میں رہیں۔ ۱۹۸۷ء میں ڈاکٹر صاحب لندن میں ہی وفات پاگئے۔

اماں خدیجہ وقت کی بہت پابند تھیں اور دوسروں سے پابندی کرواتی تھیں۔

❁ ❁ ❁

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

25/02/2002 – 03/03/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 25th February 2002

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00	Children's Corner: Kudak No.5
01.20	Children's Corner: Hikayaate Shereen
	Topic: Hospitality
01.30	Q/A Session : Rec.28.08.87
	In Oslo, Norway
02.30	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme from the book 'Alhaq Mubassa Ludhiana'.
03.20	Urdu Class: Lesson No. 350 Rec.02.02.98
04.30	Learning Chinese: Lesson No.250
	With Usman Chou Sb.
05.00	Rencontre avec les Francophones.
	Rec. on 18.02.02.
06.15	Liqa Ma'al Arab:
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.30	Chinese Programme: With Usman Chou Sb.
	Islam Among Other Religions
08.45	Q/A Session ®
09.45	Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz from F/S of 21.04.2000.
10.15	Urdu Class:Lesson No.350 ®
11.25	Safar Hum Nay Kiya: A visit to Nitlar, Pakistan.
12.05	Tilaawat, Dars-e Malfoozat, News
12.50	Urdu Class ®
14.00	Bengali Shomprochar: Various Items
15.10	Lajna Magazine: Prog. No.34
	Presented by members of Lajna Imaillah Pakistan
16.00	Children's Corner: Kudak ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.35	Liqa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35	Q/A Session: ®
21.35	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22.30	Rencontre Avec Les Francophones ®
23.30	Safar Hum Nay Kiyaa ®

Tuesday 26th February 2002

00.05	Tilaawat, Dars ul Hadith, News
01.00	Children's Corner: Let's Learn Salaat Part 4
	By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
01.30	Tabarukaat:Speech by Mau. Qazi M. Nazir Sb.
	'The Promised Messiah's Gratitude to Allah'
02.30	Medical Matters.: Topic 'Mental Illness'
03:15	Around The Globe: A journey through the Solar System – Part 4
	Presentation MTA USA
04.30	Lajna Magazine: Programme No.34
05.00	Bengali Mualqat: Rec.19.02.02
06.15	Liqaa Ma'al Arab: With Hazoor
07.30	MTA Sports: Hurdle Race on the Occasion of 'Annual Sports Rally' Organised by Jamia Ahmadiyya - Rabwah
08:45	Dars ul Quran: Rec:25.02. 1996
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	Medical Matters: Topic 'Mental Illness'
12.05	Tilaawat, Darse Hadith, News
13.00	Q/A Session: With Hazoor
14.00	Bengali Shomprochar: Various Items
15.00	German Mulaqat: Rec.20.02.02
16.00	Children's Corner: Let's Learn Salat ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30	Tabarukaat: ®
21.35	English Service: Various Items in English
22.35	From the Archives: F/S by Hazoor

Wednesday 27th February 2002

00.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Corner: Guldasta – No.14
01.30	Q/A Session: With Urdu Speaking Guests
	Hazoor answers questions sent from around The world – Rec.15.04.94
02.30	Hamari Kaenat: Host Sayyed Tahir Ahmad
03.15	Urdu Class: Lesson No.354 – Rec.28.02.98
04.30	MTA Travel: 'Along the Thames'
	Presentation MTA International
05.00	Atfal Mulaqat: Rec.23.02.00
06.15	Liqaa Ma'al Arab: Rec.16.20.94
07.30	Swahili Programme: F/S – Rec.29.05.98
08.45	Q/A Session With Urdu Speaking Friends ®
09.45	Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed
	Topic: "Islamic etiquette"
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	Safar Hum Nay Kiya: A visit to 'Kalaam'
	Commentator: Saleem-ud-Din Sb.
12.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
13.00	Urdu Class: Lesson No.354 Rec.28.02.98
14.00	Bengali Shomprochar: Various Items
15.00	Atfaal Mulaaqat: ®
16.00	Children's Corner: Guldasta ®
16.30	French Service: Mulaqat with Hazoor
17.30	German Service: Various Items in German
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30	Q/A Session With Urdu Speaking Guests ®
21.30	Hamari Kaenat: ®
22.00	Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed®
22.30	Atfaal Mulaaqat: Rec.23.02.00 ®
23.20	Safar Hum Nay Kiya ®

Thursday 28th February 2002

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
01.00	Children's Corner: Waqfeen e Nau items
01.30	Q/A Session: Rec.21/08/1996. Part 1
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.30	MTA Lifestyle: Perahan – how to sew
03.05	MTA Lifestyle: Al Maa'idah – Chinese Dish
03.15	Canadian Horizons: Children's Class No.8
	Presented by Naseem Mehdi Sahib
04.30	Computers for Everyone: Programme No.4
05.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.241
	Rec:21.04.98
06.15	Liqaa Ma'al Arab: No.17 – Rec.21.12.94
07.30	Sindhi Service: Rec.31.01.97
08.40	Q/A Session: ®
09.35	Islami Adaab: Lecture on Islamic Etiquette
	By Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed Sb.®
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	MTA Travel: A Visit to London
	Produced by MTA International
12.05	Tilawat, Dars e Malfoozaat, News
13.00	Q/A Session Rec: 15.04.94 ®
13.55	Bangla Shomprochar F/S Rec.29.03.96
15.00	Tarjumatul Quran Class: ®
16.05	Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
16.30	MTA France: Various items in French
17.30	German Service: Various Items
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35	Q/A Session: Rec.21.08.96 ®
21.35	MTA Lifestyle: Perahan ®
22.10	MTA Lifestyle: Al Maa'idah ®
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.241 ®
23.35	MTA Travel ®

Friday 1st March 2002

00.05	Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00	Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class Lesson No.4, Produced by MTA Pakistan
01.30	Majlis e Irfan: Q/A session with Huzoor
	Rec: 14.04.00
02.30	MTA Sports: 10th Annual Sports Rally held 18 – 20 February 2000 at Iwaan-e-Mahmood sports club, Rabwah
03.15	Around the Globe: A Documentary About America's wings & Flying Machines . Courtesy of MTA USA
04.30	Seerat un Nabi (saw): Programme No.32
	Host: Saud Ahmad Khan Sb.
05.00	Homeopathy Class: Lesson No.65
	Rec: 30.01.95
06.15	Liqaa Ma'al Arab: Rec: 27.12.94
07.30	Siraiki translation of F/S Rec: 16.01.98
08.35	Majlis Irfaan: ®
09.30	Roshni ka Safr: A talk with new converts
	Produced by MTA Pakistan
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	Ilmi Programme: Educational Programme
	Prepared by Lajna Imaillah, Pakistan
12.05	Tilawat, Dars e Malfoozat, News
13.00	Friday Sermon – LIVE
	Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Mulaqat: Rec.19.02.02
15.05	Friday Sermon: Rec.01.03.02 ®
16.00	Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
	Lesson No.4
16.30	French Service: Various Items
17.30	German Service: Various Items
18.35	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items
20.35	Majlis e Irfaan: Rec.14.04.00 ®
21.35	Friday Sermon ®
22.35	Homeopathy Class: Lesson No.65 ®
23.40	MTA Travel: Volubilis – a documentary about The history of the ancient Roman ruins Near Meknes.

Saturday 2nd March 2002

00.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01.00	Children's Corner: Yassarnal Qur'an Programme No.4
01.25	Question & Answer Session: Rec.01.05.94
02.35	Kehkashaan: An Urdu language discussion
	Topic: " gratitude"
	Host: Meer Anjum Parveez
03.25	Urdu Class: Lesson No.355
	Rec: 04.03.98
04.35	Learning Language: Learning French
	With Naveed Marty Sb: Lesson No.6
05.10	German Mulaqat: With Huzoor
	Rec: 20.02.02
06.15	Liqaa Ma'al Arab: with Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec:28.12.94 – Session No.19
07.40	French translation of F/S – Rec.01.03.02
08.40	Dars ul Qur'an: Lesson No.4
	Rec.1996
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	Speech: by M.A.Javed Sb.
12.05	Tilaawat, News.
12.45	Urdu Class: Lesson No.355 – Rec.04.03.98
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15.00	Children's Class: With Huzoor (New)
	Rec:02.03.02
16.05	Children's Corner: Yassarnal Quran Class
	Lesson No.4 ®
16.30	French Service: Various Items
17.30	German Service: Various Items
18.35	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.50	Arabic Service: Various Items
20.35	Q/A Session: with Huzoor ®
21.45	Children's Class: Rec: 02.03.02 ®
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.45	German Mulaqaat: Rec.20/01/02®
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV

Sunday 17th February 2002

00.05	Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00	Children's Class: With Huzoor – Rec.12.08.00
01.30	Q/A Session: With Huzoor & Urdu speakers
	Rec.11.02.94
02.30	Discussion: Jamaat-e-Ahmadiyya & Service To Quran
	Hosted by: Mau. Deen M. Shahid Sahib
03.20	Around the Globe: MTA USA
	Jalsa salana USA, 2001 – Speeches by Dr. Kalim Malik Sb. & Dr. Naseem Rahmat Ullah Sb.
04.25	Learning Language: Urdu Asbaaq with Ch. Hadi Ali Sb.
05.00	Lajna Mulaaqat: With Huzoor
	Rec: 24.02.02
06:15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.20
	Rec.03.01.95
07.30	Spanish translation of F/S delivered by Huzoor on 23.1.98
08.45	Na'atia Moshaa'irah organised by Jamaat-e-Ahmadiyya, Wah Kent, Pakistan
09.40	History of Ahmadiyyat: Quiz programme On the History of the Ahmadiyyat Jama'at By Majlis-e-Khuddamul Ahmadiyya
10.25	Indonesian Service: Various Items
11.25	MTA Travel: A Visit to Luxor, Egypt
12.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00	Majlis e Irfaan: Rec.22.02.02 ®
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15.00	Lajna Mulaqaat: Rec.24.02.02
16.00	Children's Class: With Huzoor Rec.22.07.02
16.30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV on 01.03.02 ®
17.30	German Service: Various Items
18.35	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items
20.30	Q/A Session: with Hazoor®
21.10	Exhibition: Organised by Nusrat Jehan Academy, Rabwah
21.30	Moshaa'irah (R)
22.30	Lajna Mulaqaat: Rec.24.02.02 ®
23.30	MTA Travel: Luxor, Eygpt ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, March 01, 2002 | Issue No. 9

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

پاکستانی پریس میں حکم عدل حضرت مسیح موعودؑ کے سوسالہ فیصلہ کی قبولیت

حکم عدل سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے آج سے ایک صدی قبل جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۰۱ء سے خطاب عام کرتے ہوئے فرمایا:

"مسیح موعود دنیا میں آیا تاکہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دُور کرے اور اپنی حُجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں تلوار کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حُجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں............ مفسدوں کو غازی کہنا سراسر نادانی اور جہالت ہے۔ اگر کوئی جاہل مسلمان اُن کے ساتھ ذرا بھی ہمدردی رکھتا ہے اس خیال سے کہ وہ جہاد کرتے ہیں۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ وہ اسلام کا دشمن ہے جو مفسد کا نام غازی رکھتا ہے اور اسلام کو بدنام کرنے والوں کی تعریف کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم طبع دوم صفحہ ۱۲۸)

ازاں بعد ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۵ء کو دہلی میں بعض مدرسوں کے علماء اور ان کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ:

"اگر تم نے جنگوں سے فتح پائی ہوتی اور تمہارے لئے لڑائیاں کرنا مقدر تھا تو خدا تعالیٰ تم کو ہتھیار دیتا............ بلکہ سلطان روم کو بھی ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ جرمن یا انگلستان وغیرہ ممالک سے بنواتا ہے اور آلاتِ حرب عیسائیوں سے خرید کرتا ہے۔ چونکہ اس زمانہ کے واسطے مقدر نہ تھا کہ مسلمان جنگ کریں اس واسطے خدا تعالیٰ نے ایک اور راہ اختیار کی۔

ہاں صلاح الدین وغیرہ بادشاہوں کے وقت ان باتوں کی ضرورت تھی۔ تب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی اور کفار پر ان کو فتح دی۔ مگر اب تو مذہب کے واسطے کوئی جنگ نہیں کرتا۔ اب تو لاکھ لاکھ پرچہ اسلام کے برخلاف نکلتا ہے۔ جیسا ہتھیار مخالف کا ہے ویسا ہی ہتھیار ہم کو بھی تیار کرنا چاہئے۔ یہی حکم خداوندی ہے۔

اب اگر کوئی خونی مہدی آجائے اور لوگوں کے سر کاٹنے لگے تو یہ بے فائدہ ہوگا...... مارنے سے کسی کی تشفی نہیں ہو سکتی۔ سر کاٹنے سے دلوں کے شبہات دُور نہیں ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ کا مذہب جبر کا مذہب نہیں ہے۔ اسلام نے پہلے بھی کبھی پیش دستی نہیں کی۔ جب بہت ظلم صحابہؓ پر ہوا تو دشمنوں کو دفع کرنے کے واسطے جہاد کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی حکمت کے مطابق کسی کی دانائی نہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اس معاملہ میں دعا کرے اور دیکھے کہ اس وقت اسلام کی تائید کی ضرورت ہے یا نہیں۔ جسم پر غالب آنا کوئی شے نہیں اصل بات یہ ہے کہ دلوں کو فتح کیا جائے"۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ (طبع جدید) صفحہ ۲۹۶، ۲۹۷)

حضرت اقدس کو قیام جماعت اور بیعت کی اجازت سے بھی پانچ سال پیشتر یہ الہامی بشارت دی گئی کہ:

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کردے گا"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ مطبوعہ ۱۸۸۴ء مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام محمد حسین مرادآبادی)

پاکستانی پریس میں بازگشت

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اس الہامی بشارت کے مطابق "بڑے زور آور حملوں" کے نتیجہ میں پوری دنیائے اسلام اور تمام مسلم ممالک کے ذی شعور و دانشمند عوام عملاً حکم عدل کے سوسالہ فیصلہ کی زبردست تائید کر رہے ہیں اور سرکاری سطح سے عوامی حد تک (الا ماشاء اللہ) ہر مرحلہ پر اُسے عالمی پذیرائی اور قبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ جہاں تک پاکستانی پریس کا تعلق ہے پاکستان کے ایک نامور اہل قلم، ادیب اور کالم نگار جناب خالد جاوید جان کا ایک تازہ حقیقت افروز نوٹ زیر عنوان "کیا یہ عالمی "مذہبی جنگ" بن جائے گی" ملاحظہ ہو۔ آپ اپنے طویل نوٹ میں رقمطراز ہیں:۔

"دنیا کی تاریخ میں اکثر اوقات جہاں بھی مذہب کو جنگ میں استعمال کیا گیا وہاں نتائج کافی ہولناک نکلے ہیں...... اس سب کے باوجود کچھ شاطر ذاتی و قومی مفادات کی جنگ کو مذہبی جنگ بنانے میں کامیاب ہو ہی جاتے ہیں۔ جب ہم حالیہ افغان امریکہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ خطرہ بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ وہی امریکہ ہے جس نے پہلے سوویٹ یونین کے خلاف ہونے والی جنگ میں افغان مجاہدین کی ہر طرح مدد کی اور اپنے مفادات کے تحت اسے مقدس جنگ جہاد تک قرار دے دیا...... اب افغانیوں کے وہی عیسائی اتحادی (امریکہ اور مغربی ممالک) دنیا بھر کی مسلمان حکومتوں اور شمالی اتحاد کے افغان مسلمانوں کے ساتھ مل کر طالبان کے خلاف برسرپیکار ہو گئے ہیں تو اسے بھی "جہاد" کا نام دیا جا رہا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ وہ جنگ جہاد تھی اور نہ یہ جنگ جہاد ہے"۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام کی حقیقی روح کے مطابق پورے عالم اسلام میں کوئی حکومت اسلامی ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ اسلام کسی ایسے اقتدار کو تسلیم نہیں کرتا جو جبر اور زبردستی کے ذریعہ حاصل کیا جائے...... اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے سیاسی نظام میں جمہوریت یا عوام کی رائے یا انتخاب کو بنیادی حیثیت دی ہے۔ لہٰذا جو حکومت اسلامی ہونے کی بنیادی شرط پوری نہیں کرتی اس کے تحفظ کے لئے لڑی جانے والی جنگ بھی مقدس جنگ یا جہاد نہیں ہو سکتی۔ جنگ کربلا کا بنیادی پیغام یہی تھا"۔

"اسلام کی غلط تشریح کرنے والے اور اپنے مصائب کے حقیقی اسباب سے آنکھیں بند کرنے والے لوگوں کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہ جاتا کہ وہ اقوام کی مفاداتی اور بالادستی کی جنگ کو مذہبی جنگ قرار دے کر اس تلوار کے زور پر، غیر مسلموں سے اپنا کھویا ہوا وقار اور اقتدار حاصل کرنے کا نعرہ لگائیں جو تلوار بھی غیر مسلموں کے کارخانوں میں تیار ہوتی ہے"۔

"بلا شبہ ترقی یافتہ اقوام آج غاصب اور سامراج کا روپ دھار چکی ہیں۔ لیکن ان کا مقابلہ کرنے کے لئے انہی سے مانگے ہوئے ہتھیاروں کی بجائے ہمیں بوسیدہ نظاموں کو بدلنا ہوگا.......... ورنہ جیسے قرائن بتاتے ہیں اگر عالم اسلام نے اسے مسلم اور غیر مسلم اقوام کے درمیان مذہبی جنگ بنا دیا تو بھی سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کو ہی پہنچے گا"۔ (اخبار 'دن' ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۱)

اے کاش اپنے اقتدار اور مفادات کی جنگ کے لئے "جہاد" کا مقدس نام استعمال کرنے والے بدنام زمانہ طائفے ان حقائق پر خدا ترسی اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی توفیق پا سکیں!!!

❀❀.........❀❀

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے مغربی صوبہ Kagera میں Katoma کے مقام پر
نئے مشن ہاؤس کی تعمیر اور ڈش انٹینا کی تنصیب کے موقعہ پر
جماعت کے بعض احباب مکرم مظفر احمد صاحب درّانی، امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ کے ہمراہ

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔